حق پرستی اور نفس پرستی

علامہ طارق انور مصباحی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

حق پرستی اور نفس پرستی

مصنف، مؤلف:	علامہ طارق انور مصباحی
موضوع:	عقائد،تحقیق
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	71

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو(البقرہ:208)

باطل پرستی کی متعدّد قسموں کا بیان

حق پرستی
اور
نفس پرستی

ازقلم:

طارق انور مصباحی

ناشر:

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو **"ٹیم عبد مصطفی افیشل"** کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحیم والحمد لله رب العٰلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله وآله واصحابه اجمعین

سکوت وخموشی اور ضلالت وبدعت کا عروج وفروغ

وہابیہ اور دیابنہ میں کفر وضلالت کے فروغ کا ایک اہم سبب غلط کو غلط جان کر بھی تاویل باطل کے ذریعہ اس کو صحیح قرار دینے کی ناجائز کوشش ہے۔ یہ لوگ اپنے اکابر کی ضلالت وارتداد کی بھی باطل تاویل کرتے رہے، لہٰذا وہابیوں اور دیوبندیوں میں اکابر پرستی مرض متعدّی کی طرح یکے بعد دیگرے سب کو متاثر کرتا گیا اور اب یہ مرض لاعلاج بن چکا ہے۔

اگر کسی نے صحیح بات کہہ دی تو اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ مدرسہ دیوبند کا سابق شیخ الحدیث اور دیوبندیوں کا محدث انور شاہ کشمیری (1875-1934) نے ختم نبوت کے مسئلہ میں قاسم نانوتوی کی مخالفت کی, لہٰذا اس کو مدرسہ دیوبند سے نکال دیا گیا۔

اکابر پرستی کی بدعت شنیعہ اہل سنت وجماعت کی جانب بھی لجاتی شرماتی دبے پاؤں چلی آ رہی ہے اور بہت سے اصحاب علم وفضل بھی غلط کو غلط سمجھ کر خموشی اختیار کرتے ہیں اور دائمی صوم سکوت پر عامل ہیں۔ یہ طریق کار ہرگز قابل مدح وستائش نہیں۔

ایک غلط نظریہ بھی پھیلتا جا رہا ہے کہ اکابرین کو صحت لازم اور اصاغرین کو خطا لازم۔

یعنی اکابرین کی زبان وقلم سے رطب ویابس جو بھی ظاہر وصادر ہو جائے، وہ صحیح وحق ہے اور اصاغرین جو کچھ بھی کہیں، وہ غلط وباطل ہے۔ حقائق وشواہد اور دلائل وبراہین پر غور وفکر کی زحمت ومشقت گوارا نہیں کی جاتی۔

سوال: اکابرین کے لیے صحت لازم تو بہت دور کی بات ہے۔ کیا اکابرین میں سے ہر ایک فرد کی ایمان

پر موت لازم ہے ؟کس نے لوح محفوظ میں خداوندی فیصلہ دیکھا ہے ؟

سنی کہلانے والوں میں سے جن لوگوں کے ظاہری احوال کفر وضلالت سے متلوث وآلودہ ہوں،ان سے ضرور روگردانی کی جائے،جیسے خلیل بجنوری،ظفرادیبی،متاخرین خانقاہ پھلواری،بعض پسماندگان فرنگی محل ومتاخرین گولڑہ شریف اوران کے امثال ونظائر۔

بشر غیر معصوم سے لغزش وخطا کا صدور صرف ممکن نہیں،بلکہ لغزش وخطا کا صدور ہوتا رہتا ہے،مگر جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمادے،لہٰذا جس قول وفعل پر ضلالت وبدعت کا حکم شرعی نافذ ہونے کا خطرہ ہو،وہاں تاویل فاسد کی بجائے غور وفکر کیا جائے۔اسی میں بھلائی اور سلامتی ہے۔بوقت ضرورت توبہ ورجوع کیا جائے۔اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ دربار اعظم سے میری دستگیری جاری رہی تو میں تن تنہا ایسے نظریات باطلہ وخرافات شنیعہ کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکوں گا:واللہ الموفق وہوالمستعان وعلیہ التکلان

رشید احمد گنگوہی(۱۸۲۹ء-۱۹۰۵ء)کہتا تھا:"سن لو!حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے، اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں،مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر"۔(تذکرۃ الرشید:جلد دوم:ص17)

مشہور مقولہ ہے:(الانسان مرکب من الخطاء والنسیان)انسان لغزش وخطا اور بھول چوک کا مجموعہ ہے۔صرف حضرات انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃوالسلام معصوم ہیں۔غیر معصوم کا قول موافق شرع ہے تو صحیح ہے،ورنہ غلط ہے۔خود گنگوہی پر کفروارتداد کا حکم عائد ہوا۔محض حقانیت کا دعویٰ کرنے کے سبب کسی غیر معصوم کا قول حق نہیں ہوسکتا۔ایسے ہی لوگوں کی کج فکری کی ترجمانی کرتے ہوئے میر تقی میر نے کہا تھا:

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

بد مذہب لوگ یہی نعرہ لگاتے پھرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ صحیح وموافق شریعت ہے۔ وہ صحیح وغلط دلیل میں فرق وتمیز نہیں کرپاتے ہیں۔ اگر تمیز کرپاتے تو گمراہ نہ ہوتے۔ وہ اپنی غلط باتوں پر ضد واصرار کرتے ہیں، لہٰذا وہ توفیق خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت میں ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ اگر تقاضائے بشری سے لغزش وخطا کا صدور ہوجائے تو علم واطلاع کے بعد اس سے توبہ ورجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، اور جس عمل کو اللہ پسند فرمائے، یقیناوہ پسندیدہ عمل ہے۔

ارشادالٰہی ہے:

(اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ)(سورہ بقرہ:آیت 223)

ترجمہ: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔(کنزالایمان)

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے گاندھوی لیڈروں کے بارے میں رقم فرمایا:

"ضروری عرض واجب اللحاظ: میں جانتا ہوں کہ میرا کلام انھیں برا لگے گا اور حسب معمول تحقیق حق واظہار احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھا جائے گا۔ ہمیشہ عاجزوں نے اپنا عجز یونہی چھپایا ہے۔ احکام حق کو سختی بتاکر، گالیاں ٹھہراکر جواب سے گریز کا حیلہ بنایا ہے، لہٰذا دست بستہ معروض کہ تھوڑی دیر نیچری تہذیب سے تنزل فرماکر وہ آیتیں کہ شروع فتویٰ میں تلاوت ہوئیں، ان پر ایمان لاکر ان مباحث علمیہ واحکام الٰہیہ کو بغور سن لیجئے۔

اگر بفرض باطل ہماری غلط فہمی ہے، حق وانصاف سے بتادیجئے۔ ہمیں بحمداللہ ہرگز وہ نہ پائے گا جو سمجھ لینے کے بعد باطل پر اصرار، حق سے انکار، نار پر عار اختیار کررہے ہیں۔

اور اگر سمجھ جاؤ، سمجھ کیا جاؤ گے، تمھارے سمجھ وال سمجھ رہے ہیں کہ دیدہ ودانستہ حق سے الجھ رہے ہیں۔ یہ حرام کو حلال، حلال کو حرام کا جامہ پہنایا، اسلام کو کفر، کفر کو اسلام بناکر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے، اور جزا وحساب وکشف حجاب روز شمار۔

(یوم تبلی السرائر فما له من قوة ولا ناصر)

جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا، نہ کوئی

مددگار۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد14: ص530-جامعہ نظامیہ لاہور)

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

باب اول

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

اہل سنت کی حق پرستی اور وہابیوں کی نفس پرستی

حق پرستی کے علاوہ تمام صورتیں نفس پرستی کی ہیں، مثلاً شخصیت پرستی، اکابر پرستی، پیر پرستی، قوم پرستی وغیرہ۔ نفس پرستی یہ ہے کہ حق کو جان کر اس سے روگردانی کی جائے اور باطل امر کو ترک نہ کیا جائے۔ یہ ہلاکت خیز طاعون رفتہ رفتہ اہل سنت وجماعت کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری جانب سے اس کے تدارک کی کاوش جاری رہے گی۔

مذہب اہل سنت وجماعت میں حق پرستی جزولازم ہے، اور نفس پرستی کی بالکل گنجائش نہیں۔ فرقہ وہابیہ ودیوبندیہ میں آغاز امر سے ہی شخصیت پرستی کا وجود رہا ہے۔ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے رسالہ :بریق المنار میں اہل سنت وجماعت کی حق پرستی اور وہابیہ ودیابنہ کی شخصیت پرستی کا تفصیلی ذکر موجود ہے، وہ افادۂ عامہ کے واسطے نقل کیا جاتا ہے۔

رسالہ:بریق المنار بشموع المزار کا ایک حصہ منقولہ ذیل ہے۔ یہ رسالہ ایک شخص کی تحریر کے رد میں رقم کیا گیا ہے۔ شخص مذکور حضرات اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے مزارات مقدسہ کے پاس چراغاں کرنے کو عبادت کہتا ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز سے متعلق اپنی تحریر میں لکھتا ہے کہ انہوں نے اپنے پیرزادوں کا پاس ولحاظ کرتے ہوئے میرے استفتا کا جواب نہیں دیا۔ بریق المنار کے سوالنامہ میں اس کی مکمل تحریر منقول ہے۔ اس کی تحریر کے دو اقتباس ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ، تاکہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔

(1) شخص مذکور نے لکھا: یہ امر بھی قابل گزارش ہے کہ میں نے مولوی احمد رضا خاں صاحب کو ایک عریضہ بھیجا اور اس میں استفتائے چراغاں کا کہا اور جواب کے لیے ٹکٹ بھی رکھ دیئے، لیکن خاں

صاحب موصوف نے اس کا جواب نہیں دیا۔ مشکل یہ ہے کہ اگر حق جواب لکھا جائے تو پیر زادے ناخوش ہوتے ہیں ۔اگر ناحق لکھا جائے تو قرآن وحدیث وفقہ کے خلاف ہوتا ہے ۔بہت تلاش سے بعض لوگوں کی تحریرات سے ایک آدھ چراغ کا جواز اس طرح سے نکلتا ہے کہ کسی دوسری مصلحت سے چراغ جلایا جائے، لیکن چراغاں کا جواز اگر آج بھی کسی مستند عالم کی کتاب سے نکل آئے تو مجھ کو س اس معاملہ میں کد نہ ہوگی۔

صرف دوامور میں جس کی وجہ سے لوگوں کو خلجان ہوتا ہے:اول یہ کہ پیر زادے اس کو کرتے چلے آئے ہیں ،مگر پیرزادوں کا فعل ناسخ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے ۔پیر زاد گان کچھ معصوم نہیں ہیں۔ صالح ہوں، اہل اللہ ہوں، لیکن معصوم نہیں ۔ جہاں تک ہزاروں نیک مشائخ زمانہ کرتے ہیں وہاں ایک امر ناجائز بھی کسی مصلحت سے انھوں نے کرلیا، خدا تعالیٰ معاف کرنے والا ہے ۔(فتاویٰ رضویہ: جلدنہم:ص487-لاہور)

امام اہل سنت نے جواب میں رقم فرمایا کہ زید مذکور کا سوال نامہ مجھے مل نہ سکا۔

(2)اسی تحریر میں شخص مذکور نے لکھا:سوم تعظیم قبور:ہرگز ہرگز ملا قاری نے گرد قبر کے چراغ جلانے کی اجازت نہیں دی ہے، یہ ان پر اتہام ہے۔ سمجھنے کی بات ہے کہ جو انھوں نے وجوہ ممانعت لکھے ہیں، کیا وہ گرد قبر کے چراغ جلانے سے جاتے رہیں گے جو وہ اجازت دیتے ہیں۔ بقسمِ شرعی باور کراتا ہوں کہ اگر کسی عالم مستند نے چراغاں قبر کے لیے جلانے کو جائز کردیا ہو تو میں پہلا شخص اس تاویل پر عمل کرنے کے لیے تیار ہوں گا۔ سچ یہ ہے کہ مجاوروں نے جن کے لیے قبور ذریعہ معاش ہیں، انھوں نے ان باتوں کی ایجاد کی ہے۔

یہ سب بحث چراغ جلانے میں ہیں نہ کہ چراغاں میں، جو محض تعبداً یعنی ازراہ تقرب کیا جاتا ہے۔ لوگ تیل بتی کی منت مانتے ہیں۔ سال کے سال شب عرس کو کرتے اور اس کو مذہبی فعل سمجھتے ہیں۔ اگر تقرب یعنی تعبد منظور نہیں ہوتا تو لوگ چراغاں بزرگوں کی قبر پر کیوں کرتے ہیں، کسی فاسق

فاجر کی قبر پر کیوں نہیں کرتے! اس سے ظاہر ہے کہ منشائے چراغاں محض تقرب یعنی تعبد ہے۔
(فتاویٰ رضویہ: جلد نہم: ص489- جامعہ نظامیہ لاہور)

اکابر دیوبند کی اکابر پرستی اور حق گوئی سے انکار

ایک عالم اہل سنت نے شخص مذکور کی تحریر امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کو بھیجی اور جواب کے طلب گار ہوئے۔ اسی کے جواب میں رسالہ: بریق المنار بشموع المزار تصنیف کیا گیا ہے۔ رسالہ مذکورہ کا ایک طویل اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں اہل سنت وجماعت کی حق پرستی اور وہابیوں ودیوبندیوں کی شخصیت پرستی کی تفصیل مرقوم ہے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: اس کی کیا شکایت کہ فقیر کے پاس سے جواب مسئلہ نہ پہنچنے کو پیرزادوں کی رعایت کے سبب سکوت عن الحق پر محمول کیا۔

فتاویٰ فقیر میں اس سوال کے جواب میں متعدّد مقامات پر مذکور، سالہا سال سے اس پر مستقل فتویٰ مرقوم۔ خاص اس باب میں چھبیس برس سے رسالہ طوالع النور مکتوب، پھر رعایت وخوف سے سکوت کیا معنی! فقیر کے یہاں علاوہ ردِّ وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ودیگر مشاغل کثیرہ دینیہ کے کار فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے۔

شہر ودیگر بلاد امصار جملہ اقطار ہندوستان وبنگال وپنجاب وملیبار وبرہما وار کان وچین وغزنی وامریکہ وافریقہ حتی کہ سرکار حرمین شریفین محترمین سے استفتا آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہوجاتے ہیں۔ اس میں اگر جواب میں تاخیریں ہوں یا بعض استفتا تحریر جواب سے رہ جائیں تو کیا جائے شکایت ہے: (لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا) (خدا کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا۔ ت) ان صاحب کا استفتا باوصف تلاش کاغذات میں نہ نکلا۔ ممکن ہے کہ ہجوم انبار میں نہ ملا ہو، یا آیا ہی نہ ہو، یا بھیجا ہی نہ ہو، اور جس طرح اہل اللہ پر تعبد غیر کا خیال بندھ گیا، اس کا بھیجنا متخیل ہوا ہو۔ بہرحال رعایت کی صورت یہ نہیں ہوتی۔ ہاں ہاں! کھلی کھلی رعایت واغماض اور اپنے ساختہ متبوع کی

خاطر حق سے صریح اعراض وہ ہے جو حضرات دیوبند کرتے ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب مسمی بہ ایضاح الحق میں زمان و مکان و جہت سے اللہ عزوجل کو منزہ ماننا اور اس کے دیدار بلا کیف و جہت و محاذات حق جاننا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے بتایا، جب کہ اس عقیدہ کو کوئی دینی عقیدہ تصور کرے۔

جس سے صاف روشن کہ مذہبی طور پر اللہ عزوجل کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا او راس کا دیدار بلا کیف ماننا ضلالت وگمراہی و فی النار ہے، اور اہل سنت کے تمام ائمہ سلف و خلف معاذاللہ سب بدعتی وگمراہ تھے۔

ایک مسلمان نے دہلوی صاحب کے اس قول کا دیوبندی صاحبوں سے استفتا کیا اور حسبِ دستور مسائل کہ زید، عمرو، بکر لکھ کر دریافت کرتے ہیں، دہلوی صاحب کا نام نہ لکھا۔ اس پر عالی جناب شیخ الگنا گہ جناب مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب نے یہ جواب تحریر فرمایا:

الجواب: یہ شخص اہل سنت وجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے، اور یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے، کفر ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔ حضرات سلف صالحین اور ائمہ دین کا یہی مذہب ہے، اور یہی احادیث صحیحہ وکلام اللہ شریف کی آیات سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ زمان و مکان و جہت سے پاک ہے، اور دیدار اس کا بہشت میں مسلمانوں کو نصیب ہوگا، چنانچہ کتب عقاید اس سے مشحون ہیں،

واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی

اور اس پر حضرات دیوبند مولوی محمود حسن صاحب و عزیز الرحمان صاحب وغیر ہمانے مہریں کیں، اور جناب اسمٰعیل صاحب دہلوی پر بددین، ملحد، زندیق کی چوٹیں جڑیں۔ علی الخصوص ہمارے ذکر کے قابل عالی جناب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب ہیں جنھوں نے اس حکم کفر دہلوی صاحب پر یوں تصدیق فرمائی

الجواب صحیح اشرفعلی عفی عنہ

جب حضرات یہ فتویٰ دے چکے۔ اب مسلمانوں نے پندرہ سوال کا استفتا ان حضرات سے کیا اوراسمٰعیل دہلوی صاحب اور ان کی ناقص کتاب ایضاح الحق کا نام وکلام کھول کر دکھایا کہ مفتی صاحبو! وہ شریعت کا حکم اب بھی مانوگے، یاطائفہ کے پیر جی کو خدا کی حکومت سے باہر جانوگے ؟ ۲۸: صفر ۱۳۲۹ھ کو یہ استفتاطبع ہوکر شائع ہوا۔ تین برس ہونے کو آئے ہیں، سب صاحب ساکت وخاموش درخوابِ خرگوش۔ مشکل تو یہ ہے کہ بولیں توکیا بولیں۔ قسمت کا لکھا کیوں کر دھولیں۔ اپنے منہ اپنے امام الطائفہ پر کفر کا فتویٰ لگا چکے ہیں۔ اب اس سے پھریں توکیوں کر، اور امام الطائفہ پر حکمِ کفر کریں توکیوں کر؟

اب وہ فتویٰ سانپ کے منہ کی چھچھوندر ہوگیا کہ اگلے تو اندھا، نگلے تو کوڑھی۔ چارناچار سکوت کی اوڑھی، اسے حق پوشی کہتے ہیں، اسے ناحق کوشی کہتے ہیں، اسے پیر جی پرستی کہتے ہیں، اسے بادۂ خیانت کی بدمستی کہتے ہیں، بلاپس ہو، جواب نہ دیتے، دل میں پشیماں تو ہوتے کہ جسے خود اپنے فتووں میں کفر بکنے والا، بددین ملحد، زندیق لکھ چکے، اب تو اس کی غلامی چھوڑیں، اسے پیشوا ماننے سے منہ موڑیں، مگر حاشا:

ع چھٹتی کہاں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

اب تک وہ ویسا ہی چنین وچناں، ویساہی امام۔ یہ اس کے ویسی ہی چناں چنیں، ویسے ہی غلام۔ مسلمانو! انصاف کرو، یہ کون سادین ہے، کون سی دیانت ہے، اور اس پر ادعائے ایمان وامانت ہے: ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم

مسلمانو! اس کا تعجب نہیں کہ اللہ واحد قہار ومحمد رسول اللہ سید الابرار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت سے سخت توہینیں کرنے والے کیوں اپنے باطل پر ایسے اڑے ہیں؟ کیوں چاہِ ضلالت میں اوپر تلے یوں اوندھے پڑے ہیں، عجب تو یہ ہے کہ دیکھنے والے یہ کچھ ان کے کوتک دیکھیں اور پھر ان کے جُبّہ ودستار کے دام میں پھنسیں۔

گویا یہ حرکات ایک سہل سی بات، ناقابل التفات۔ کوئی کسی کا دس پانچ روپے کا مال چرالے یا دغا سے

دبالے، ہمیشہ کو نظروں سے گر جائے، چور، دغاباز نام قرار پائے، اور معاذ اللہ! اگر کسی مشہور بنام علم پر ایسا الزام عائد ہو تو اس کی تشہیر حد سے زائد ہو۔ دس پانچ روپے کا جرم یوں ناقابل تلافی، اور خاص دین و مذہب و عقائد میں ایسی چوری، خیانت سب معافی۔

معافی کیسی، خطا ہی نہیں، وضوئے تمیز کبھی ٹوٹا ہی نہیں، یہ کیا ظلم ہے؟ کیا بے پروائی ہے، کیسی آنکھوں پر چربی چھائی ہے۔ مسلمانو! آنکھ کھولو، ورنہ پیشی فردا کے لیے مستعد ہولو!

بروز حشر شود ہمچو صبحِ معلومت

کہ باکہ باختہ عشق درشبِ دیجور

(حشر کے دن صبح کی طرح تجھ پر واضح ہوگا کہ تونے اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی ہے۔ت)

اس تمام شرمناک واقعہ کی تفصیل اور وہ پندرہ سوال ایک مختصر رسالے دیوبندی مولویوں کا ایمان میں ہے، اسے ملاحظہ کیجئے کہ حق واضح ہے اور خیانت و حق پوشی دونوں کی پوری پہچان ہے۔ جس صاحب کو انکار ہو، گنتے گنتے بھول گئے، پھر گن لو، جناب مولوی تھانوی صاحب سے ان سوالوں کے جواب دلوالو، بہادری تو جب ہے کہ ان کے منہ کی مہر کھلوالو۔ کچھ ایسا بہت ساقضیہ نہیں، کچھ علمی مباحث دقیقہ نہیں، حق گوئی حق پوشی کا سیدھا سا امتحان ہے کہ دہلوی صاحب کا جب تک نام معلوم نہ تھا، کفر والحاد کا حکم مرقوم تھا۔

اب کہ قائل معلوم ہوا کہ وہ حکم کس لیے معدوم ہوا، کیا کوئی نئی شریعت آگئی، تحذیر الناس نئی نبوت کا سکہ جما گئی جس نے شریعت مصطفویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ منسوخ کر دی۔ امام جی کی قبر (اَمْ لَکُمْ بَرَآءَۃٌ فِی الزُّبُرِ) (کیا تمھارے لیے کتابوں میں کوئی برائت ہے۔ت) سے بھر دی، اور اگر نہیں تو کیوں نہیں اپنے ہونٹ کھولتے؟ کیوں نہیں وہ حکمِ کفر والحاد بولتے؟ بینوا توجروا، بینوا توجروا، بینوا توجروا (بیان کرکے اجر پاؤ۔ت)

اور نہیں تو زید صاحب ہی اتنا ثواب لیں۔ اس فتوے کے ساتھ وہ سوال بھی حاضر ہوتے ہیں، حضرت

تھانوی صاحب سے اب جواب لیں۔ زید صاحب کی تحریر پکار رہی ہے کہ ان کو انصاف و حق جوئی سے دلچسپی ہے، وہ ضرور تھانوی صاحب کی خبر لیں گے، اور اب جواب نہ ملنے پر انصاف کرلیں گے، اے رب توفیق دے، ہدایت طریق دے: آمین آمین: والحمد للہ رب العالمین۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد نہم: ص 501-498- جامعہ نظامیہ لاہور)

شخص مذکور نے امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان پر اپنے پیرزاد گان کی حمایت ورعایت میں فتویٰ نہ دینے کا الزام لگایا تھا۔ آپ نے رقم فرمایا کہ اسی موضوع پر ہمارا رسالہ طوالع النور چھبیس سال قبل شائع ہو چکا ہے اور زید مذکور کا سوال نامہ مجھے نہ مل سکا۔

اس کے بعد مجدد ممدوح نے بیان فرمایا کہ پیر پرستی کی بلائے قبیح اہل سنت وجماعت میں نہیں، بلکہ وہابیوں اور دیوبندیوں میں ہے۔ اسماعیل دہلوی کی کتاب ایضاح الحق کی ایک قابل اعتراض عبارت سے متعلق جب دہلوی وایضاح الحق کا نام لیے بغیر مجتہد دیابنہ رشید احمد گنگوہی سے استفتا کیا گیا تو گنگوہی نے اس کلام کو کفر بتایا اور دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود حسن دیوبندی، اشرف علی تھانوی وعزیز الرحمن دیوبندی نے اس فتویٰ کو صحیح بتایا۔

اس کے بعد جب مسلمانوں نے اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب ایضاح الحق کا نام ظاہر کیا اور ساتھ ہی پندرہ سوالات لکھ کر انہیں دیوبندیوں سے سوال کیا تو سب لوگ خاموش رہے۔ اپنے امام الطائفہ کا نام سن کر حق گوئی غائب ہوگئی اور شخصیت پرستی نے زبان پر تالا لگا دیا۔ دراصل وہابیوں اور دیوبندیوں کی ضلالت وگمرہی کا ایک اہم سبب شخصیت پرستی ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کا منحوس سایہ بعض سنی کہلانے والوں کو بھی اپنے دائرہ میں لیتا جا رہا ہے، اور ہمیں خاص اپنے سنی بھائیوں کی اصلاح مقصود ہے، وہ سوچیں سمجھیں۔ وہابیہ اور دیابنہ جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے، ہماری تحاریر وتقاریر ان کے لیے غیر مفید ہیں۔

مسلمانان برصغیر میں شخصیت پرستی کا ابتدائی دور ہے اور بہت ہی کمزور صورت میں ہے۔ اگر اصحاب علم

وفضل نے بروقت اسے کچلنے کی کوشش نہ کی تو یہ مرض متعدّی کی طرح دوسروں کو بھی متاثر کردے گا۔ مشہور مقولہ ہے: خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔

اس امر میں بعض اکابر قابل ستائش نہیں اور بعض اصاغر چشم پوشی کے لائق نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے خلفا و مریدین اور تلامذہ و معتقدین ہماری تائید میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، بس اتنا کافی ہے۔ صحیح وغلط سے کچھ غرض نہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تاویل باطل کی رسی پکڑ کر اپنے شیوخ واساتذہ کی کشتی پار لگا دیں گے۔ ہوشیار! خبردار! جہاں مضبوط ومستحکم جہاز بھی ڈوب جاتے ہوں، وہاں کشتیاں ساحل نجات تک کیوں کر رسائی پاسکتی ہیں۔

تعبد، تعظیم اور تقرب کے معانی

رسالہ: بریق المنار جس شخص کی تحریر کے رد میں مرقوم ہے، اس نے مزارات اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان پر چراغاں کرنے کو کبھی تعبد بتایا اور کبھی تقرب بتایا۔ اس سے یہ غلط فہمی ہوسکتی ہے کہ تعبد وتقرب مترادف الفاظ ہیں، حالاں کہ ایسا نہیں۔ بریق المنار کی منقولہ بالا عبارت میں بھی تعبد کا ذکر ہے، لہٰذا تعبد وتقرب کی وضاحت نقل کردی جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے رقم فرمایا:

زید نے کبھی تعبد کو تقرب سے تعبیر کیا کہ: محض تعبداً یعنی ازراہ تقرب کیا جاتا ہے اور کبھی تقرب کو تعبد سے تفسیر کیا کہ: اگر تقرب بمعنی تعبد منظور نہیں۔ تقرب یعنی تعبد ہے۔

گویا اس کے خیال میں تقرب وتعبد شئ واحد یعنی ایک ہی چیز ہے، یہ محض باطل ہے، بلکہ تقرب تعبد کے اعم سے اعم ہے۔ تعبد سے تعظیم اعم ہے، کما علمت (جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا۔ت) اور تعظیم سے تقرب اعم ہے کہ بنائے رباط وارسال ہدایا۔ تقرب ہے، تعظیم نہیں۔

وتفصیل المقام فی تعلیقاتنا علی رد المحتار۔

(اور اس مقام کی تفصیل ہمارے حاشیہ ردالمحتار میں ہے۔ت)

اسے تقرب بروجہ تعبد بتانا مسلمانوں پر کیسی سخت بدگمانی اور اس پر جزم کرنا مسلمانوں پر کیساصریح ظلم وافترا ہے۔ درمختار میں منیۃ الفتاویٰ وذخیرہ وشرح وہبانیہ سے ہے:

(انا لا نسیء الظن بالمسلم انه یتقرب الی الاٰدمی بھٰذا النحو)

(کسی مسلمان کے متعلق ہم یہ بدگمانی نہیں کرسکتے کہ وہ کسی انسان کی طرف اس طرح کاتقرب کرے گا۔ ت)

ردالمختار میں ہے:(ای علی وجه العبادة لانه المکفر-وھذا بعید من حال المسلم)(یعنی عبادت کے طور پر تقرب اس لیے کہ اس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے، اور یہ مسلمان کے حال سے بعید ہے۔ ت)

طرفہ یہ کہ زید نے کہا: پیرزادے اس کوکرتے چلے آئے ہیں، مگر پیرزادگان صالح ہوں، اہل اللہ ہوں، معصوم نہیں۔ جہاں ہزاروں نیک کام مشائخ زمانہ کرتے ہیں، ایک یہ ناجائز بھی کسی مصلحت سے کرلیا، خدامعاف کرنے والا ہے۔

سبحان اللہ! صالح بھی ہیں، اہل اللہ بھی ہیں، اور غیر خدا کے عابد بھی ہیں، اس سے بڑھ کر محال کیا ہوگا! جب زید کے نزدیک وہ تعبد ہے توقطعاً شرک ہوا، اور شرک ہرگز معاف نہ ہوگا۔(ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك به)(بے شک اللہ شرک کونہیں بخشتا۔ ت)

پھراس جملہ کاکیامحل رہاکہ: خدامعاف کرنے والا ہے۔

جب ہزارہا بندگان صالحین واہل اللہ پر یہاں تک بدگمانی ہے کہ تعبد غیر کاالزام ان کے سر تھوپا جاتا ہے، اور نہ صرف ظن، بلکہ اس پر جزم کیا جاتا ہے تواس کی کیا شکایت کہ فقیر کے پاس سے جواب مسئلہ نہ پہنچنے کوپیرزادوں کی رعایت کے سبب سکوت عن الحق پر محمول کیا۔

فتاویٰ فقیر میں اس سوال کے جواب میں، متعدّد مقامات پر مذکور، سالہاسال سے اس پر مستقل فتویٰ

مرقوم۔ خاص اس باب میں چھبیس برس سے رسالہ طوالع النور مکتوب، پھر رعایت وخوف سے سکوت کیامعنی!۔

(رسالہ:بریق المنار بشموع المزار:فتاویٰ رضویہ:جلد نہم:ص499-498-جامعہ رضویہ لاہور)

زید مذکور نے جو امام اہل سنت قدس سرہ العزیز پر اپنے پیرزادگان کی رعایت کا الزام عائد کیا تھا، وہ غلط تھا۔اسی موضوع پر امام اہل سنت کا رسالہ چھبیس سال قبل چھپ چکا تھا۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

باب دوم

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃوالسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

خودساختہ قوانین اوراختراعی اصول وضوابط

عہد حاضر میں بعض لوگ اپنی فہم وشعور کے مطابق کوئی قانون بناکر اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔دراصل یہ نئی شریعت گڑھنا ہے۔ایسے لوگوں پر ازروئے شرع جوحکم عائد ہوتا ہے،وہ من جانب اللہ عائد ہوجائے گا۔خواہ کوئی عالم شرعی حکم بیان کرے،یا نہ کرے۔یہ عہد تاویل ہے۔توبہ ورجوع کی بجائے لوگ بے جا تاویل کرتے ہیں۔

تاویل باطل کا مرض متعدّی وہابیوں اور دیوبندیوں میں تھا۔صدافسوس کہ اب یہ مرض سنیوں میں بھی داخل ہوتا جارہاہے،اور توبہ ورجوع کی رسم حسن ناپید ہوتی جارہی ہے۔بوقت ضرورت توبہ ورجوع کرکے اپنااور مسلمان بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔
اگرکسی عالم اہل سنت سے اس کی تحریر وتقریر سے متعلق گزارش کی جائے توتوجہ دینی چاہئے۔بتادینے کے بعدلاعلمی کاعذرختم ہوگیا۔بے التفاتی سے قومی وذاتی نقصان ہوگا۔

کیف وقدقیل؟

(عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا:مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا

غَيْرَهٗ) (صحیح البخاری: باب اذا شہد شاہد او شہود بشیء)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی ،پس ان کے پاس ایک عورت آئی تو وہ کہی: میں نے عقبہ کو اور اس کو دودھ پلایا جس سے اس نے شادی کی ، پس عقبہ نے اس کو کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا، اورآپ نے مجھے خبر نہیں دیا، پھر انہوں نے ابو اہاب کے اہل خانہ کے پاس ان لوگوں سے دریافت کرنے کے واسطے بھیجا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ اس نے ہماری بیٹی کو دودھ پلایا، پس حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کا سفر فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، پس حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیسے (نکاح صحیح) ہوسکتا ہے، جب کہ بات بتادی گئی۔

کیف وقد قیل سے متعلق فتاویٰ رضویہ کے دو فتاویٰ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مسئلہ: از حسن پور مراد آباد مدرسہ، مرسلہ مولوی عبد الرحمن مدرس ۸ ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سفر میں امام کے عقائد کی تصدیق کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب: ضرورت ہے، اگر محلِ شبہہ ہو، مثلاً کسی سے سنا کہ یہ امام وہابی ہے، وہ کہنے والا اگرچہ عادل نہ ہو، صرف مستور ہو، تحقیق ضرور ہے۔

(قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کیف وقد قیل)

یا وہ بستی وہابیہ کی ہو تو تحقیق کرو، اور اگر کوئی وجہِ شبہہ نہیں تو نماز پڑھے، پھر اگر بعد کو ثابت ہو کہ مثلاً وہابی تھا، اعادہ فرض ہے: واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد سوم: ص 263- رضا اکیڈمی ممبئی)

اگر کوئی مستور الحال بھی کوئی خبر دے تو شبہہ ضرور پیدا ہو جائے گا اور دفع شبہہ کے لیے تحقیق کرنی ہوگی۔ بے اعتنائی برتنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح دینی مسائل میں بھی کبھی کو شبہہ پیش کیا جائے تو اس پر غور و فکر کیا جائے۔ جب بتا دیا گیا تو لاعلمی کا عذر ختم ہو گیا۔

بتا دینے کے بعد عند اللہ معذور ہونے کی صورت بھی ختم ہو گئی، نیز دینی امور میں غور و فکر کرنا بھی کار ثواب ہے۔ جو مشقت و جاں فشانی کی جائے گی، اس پر اجر و ثواب ملے گا۔

چوں کہ میں علم کلام سے میں مشغولیت رکھتا ہوں، پس حسب ضرورت اصحاب علم و فضل سے عرض و گزارش کرتا رہتا ہوں۔ اصحاب معاملات کو توجہ دینی چاہئے۔ ہاں، یہ ضرور ممکن ہے کہ میرا شبہہ غلط ہو، لیکن یہ فیصلہ میری تحریر پڑھنے کے بعد ہو۔ محض میری کم علمی کے پیش نظر ایسا فیصلہ مناسب نہیں۔ بہر حال میری لغزش و خطا پر مجھے ضرور مطلع فرمایا جائے۔

(2) مسئلہ: از رانی کھیت صدر بازار، مسؤلہ محمد ابراہیم خان صاحب ۱۴: محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک خان تبت کا اور اس کا لڑکا اپنے آپ کو سنت جماعت بتاتے ہیں اور قرآن شریف کے رو سے اپنا طریقہ سنت و جماعت بتاتے ہیں اور قریب ۳۰، ۳۵ سال سے رانی کھیت میں رہتے ہیں۔ اب سب لوگ ان کو رافضی مذہب کا کہتے ہیں۔ اب دریافت یہ کرنا کہ سنی کی لڑکی کا نکاح ایسے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ یہ شخص غریب ہے۔ سب لوگ عداوت سے رافضی کہنے لگے ہیں۔

ان کے سب طریقے روزے، زکوٰۃ، نماز کے اہل سنت و جماعت کی طرح ہیں۔ رانی کھیت کی مسجد کے مولانا نے جن کا نام عبد الرحمن ہے، نکاح نہیں پڑھایا کہ رافضی کا نکاح سنی سے نہیں ہو سکتا۔ عداوت سے سب مسلمان ایک ہو گئے ہیں: بینوا توجروا

الجواب: بلاوجہ عداوت سے سب مسلمانوں کا ایک ہو جانا معقول نہیں اور رافضیوں کا تقیہ معلوم ہے اور نکاح امر عظیم ہے، احتیاط لازم ہے۔ حدیث میں فرمایا: (کیف وقد قیل) (کیسے ہو سکتا ہے، جب

کہ یہ بات کہہ دی گئی ہے۔ت)ھو تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد یازدہم:ص469-جامعہ نظامیہ لاہور)

ہر تحقیقی اختلاف کو مخالفت پر محمول کر کے اس سے صرف نظر کرنا بھی غیر معقول ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

باب سوم

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

قائل کے کلام کی صحیح تاویل کی کوشش

شریعت اسلامیہ کا حکم یہ ہے کہ کسی قائل کے اقوال کو صحیح مفہوم پر محمول کیا جائے۔
امام شمس الائمہ سرخسی حنفی نے رقم فرمایا:

(ان الصحۃ مقصود کل متکلم - فمہما امکن حمل کلامہ علٰی وجہ صحیح یجب حملہ علیہ) (المبسوط: جلد ہفتم: ص4-المکتبۃ الشاملہ)

ترجمہ: ہر متکلّم کا مقصود صحت ہوتی ہے، پس جب تک اس کے کلام کو صحیح مفہوم پر محمول کرنا ممکن ہو تو اس کے کلام کو صحیح مفہوم پر محمول کرنا لازم ہے۔

اگر کسی کلام کے متعدّد مفاہیم ظاہر ہوں تو ان میں سے جو مفہوم اسلام کے موافق ہو، اسی کو اختیار کیا جائے گا۔ جو مفہوم خلاف اسلام ہو، وہ مراد نہیں لیا جاسکتا۔ جب صحیح تاویل کی راہ مسدود ہو تو لامحالہ اس کو تسامح پر محمول کرنا ہوگا اور قائل باحیات ہو تو اسے مطلع کیا جائے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: اولیا کی شان تو ارفع، ہر مسلمان سنی کے کلام میں تاحد امکان تاویل لازم۔ امام علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ میں فرماتے ہیں:

(قال الامام النووی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فی ادب العلم والمتعلم من مقدمۃ شرح المہذب: یجب علی الطالب ان یحمل اخوانہ علی المحامل الحسنۃ فی کلام یفہم منہ نقص الٰی سبعین محملا - ثم قال: لایعجز عن ذٰلک الا کل قلیل التوفیق)

(امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرح مہذب کے مقدمہ: آداب العلم والمتعلم میں ارشاد فرمایا: طالب پر واجب ہے کہ اپنے بھائیوں کے کلام کو اچھے محمل پر حمل کرے، کسی ایسے کلام میں کہ جس میں نقص سمجھا جائے، لہٰذا اس کے لیے ستر تک محمل تلاش کرے، پھر ارشاد فرمایا کہ اس سے عاجز نہیں ہوتا، مگر ہر ایسا شخص کہ جس کو کم توفیق عنایت کی گئی۔ت)

(فتاویٰ رضویہ: جلد22: ص517-جامعہ نظامیہ لاہور)

تاویل کے بھی اصول وضوابط ہیں جن کی پابندی لازم ہے، ورنہ حکم شرعی وارد ہوگا۔

امام غزالی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ اصحاب تاویل جب تک تاویل کے قانون کی پیروی کرتے رہیں، ان پر حکم کفر عائد نہیں ہوگا۔ تاویل کا قانون یہ ہے کہ ضروریات دین میں تاویل نہ کی جائے۔ ضروریات دین میں تاویل مقبول نہیں۔

امام غزالی شافعی قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا:

(وَلَا يَلْزَمُ الْكُفْرُ لِلْمُؤَوِّلِيْنَ ما داموا يلازمون قانون التاويل)(التفرقة بين الاسلام والزندقة: ص41)

ترجمہ: تاویل کرنے والوں پر کفر لازم نہیں آتا ہے، جب تک کہ وہ تاویل کے قانون کی پابندی کرتے رہیں۔

قائل کی مغفرت اور صاحب تاویل پر حکم شرعی

بعض صورتوں میں لاعلمی کے سبب قائل پر حکم شرعی عائد نہیں ہوتا، بلکہ اپنی لغزش وخطا سے لاعلمی اور عدم اطلاع کے سبب وہ معافی اور مغفرت وبخشش کا مستحق ہوتا ہے، لیکن جان بوجھ کر اس غلط کو صحیح ماننے والوں اور غلط تاویل کرنے والوں پر حکم شرعی عائد ہوجاتا ہے۔

کسی سے لغزش وخطا کے سبب کفر لزومی کا صدور ہوگیا، لیکن اسے اس کفر لزومی کا علم نہ ہوسکا اور اس کی

موت ہوگئی۔اب اس کو نہ بتایا جاسکتا ہے،نہ اس کے رجوع کی کوئی صورت ہے،پس اپنی لغزش سے لاعلم ہونے کے سبب وہ معذور ہے،لیکن اس کی غلط بات یعنی کفر لزومی کو موافق اسلام ثابت کرنے والے پر شرعی حکم ضرور وارد ہوگا،لہٰذا ایسی صورت میں غلط کو غلط کہا جائے اور صاحب معاملہ کو معذور سمجھا جائے۔

(الف)علامہ میر سید شریف جرجانی حنفی(۷۴۰ھ-۸۱۶ھ)نے تحریر فرمایا:

(من یلزمه الکفر ولا یعلم به لیس بکافر)

(شرح المواقف:ص556)

ترجمہ:جسے کفر لازم ہو،اور اسے اس کا علم نہ ہو تو وہ کافر نہیں۔

(ب)امام عبد الوہاب شعرانی شافعی(۸۹۸ھ-۹۷۳ھ)نے تحریر فرمایا:

(لا یکفر اذا لم یعلم بان اللازم کفر)

(الیواقیت والجواہر:جلد دوم:ص123:مصر)

ترجمہ:جب لزوم کفر کا علم نہ ہو تو مرتکب کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

کفری قول کو صحیح ماننے والے کا حکم

رضا بالکفر بھی کفر ہے۔قائل کو اس کفر لزومی کا علم ہی نہیں،لہٰذا وہ معذور ہے،اور جو اس کے کفری کلام پر راضی ہو،یا اس کو صحیح بتائے،اس پر حکم شرعی عائد ہونے میں کوئی مانع نہیں۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا:اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام سے ان امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر ہیں،نقل فرمایا:

(من تلفظ بلفظ کفر یکفر وکذا کل من ضحك او استحسنه او رضی به یکفر)

(جس نے کلمہ کفر یہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا،یونہی جس نے اس کلمہ کفر پر

ہنسی کی یا اس کی تحسین کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا۔ت)

بحرالرائق میں ہے:

من حسن کلام اهل الاهواء وقال معنوی اوکلام له معنی صحیح ان کان ذلك کفرا من القائل کفر المحسن۔

(جس نے بے دینی کی بات کو سراہا، یا بامقصد قرار دیا، یا اس کے معنی کو صحیح قرار دیا تو اگر یہ کلمہ کفر ہو تو اس کا قائل کافر ہو گا اور اس کی تحسین کرنے والا بھی۔ت)۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد یازدہم: ص 381-جامعہ نظامیہ لاہور)

اگر کسی نے کفر فقہی کو موافق اسلام مانا تو وہ کافر فقہی ہے اور کفر کلامی کو موافق اسلام مانا تو کافر کلامی ہے۔ اعلامیہ (1443-2021) میں تفصیل مرقوم ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الکریم وآله العظیم

باب چہارم

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

بدمذہبوں کی ضد واصرار اور تعنت وہٹ دھرمی

فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ کے کفروارتداد میں مبتلا ہونے تین اہم اسباب تھے۔وہ اسباب برصغیر کے علمائے اہل سنت وجماعت کی طرف بہت خاموشی کے ساتھ قدم بڑھارہے ہیں۔ان اسباب کو دور کرنا اور ان سے دور رہنا ضروری ہے۔وہ اسباب ثلاثہ درج ذیل ہیں۔

(1)کلامی مسائل میں معتزلہ کی طرح عقل کو معیار بنالینا:

شرعی اصول وضوابط اوراسلامی قواعد وقوانین کی بجائے عقلی استدلال پر احکام کی بنیاد رکھنا۔قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کے مسئلہ میں معتزلہ کی طرح عقل کو معیار بنالیا تھا، پھر یہی طریقہ آج تک دیوبندیوں کے یہاں رائج ہے۔

(2)لغزش وخطا کے سبب صادر شدہ اقوال کی غلط تاویل کرنا:

اگر کوئی بات لغزش وخطا کے سبب صادر ہوجائے تو اس کو موافق اسلام ثابت کرنے کے واسطے اسلامی اصول وضوابط اور عقائد ومسائل کو بدل دینا۔یہ مرض متعدّی دیوبندیوں میں عام تھا،بلکہ ان لوگوں نے اپنے غلط عقائد ونظریات کو ثابت کرنے کے واسطے کتابیں بھی گڑھ لیں۔ائمہ کرام کی عبارتوں میں بھی حذف واضافہ کردیا،جیساکہ اسحاق دہلوی نے مأۃ مسائل میں یہی طریقہ اختیار کیا،پھر یہ طریقہ ان کے یہاں جاری ہوگیا۔

(3)غلط عقائد ونظریات سے توبہ ورجوع نہ کرنا:

اسماعیل دہلوی پر کفر فقہی کا حکم عائد ہوا۔اس نے توبہ ورجوع نہ کیا،پس یہی طریقہ وہابیوں اور

دیوبندیوں کے عام ہو گیا کہ حق کو حق سمجھ کر بھی حق کی طرف نہیں آتے ہیں۔

متکلم اوراہل نظر متکلم میں فرق

علم کلام سے مشغولیت رکھنے والوں کو متکلّم کہا جاتا ہے،اور ائمہ متکلّمین کو بھی متکلّم کہا جاتا ہے۔ متکلّمین کی تعداد اچھی خاصی ہو سکتی ہے،لیکن ہر متکلّم صاحب نظر متکلّم نہیں ہوتا۔اصحاب نظر متکلّمین کا شمار ائمہ متکلّمین میں ہوتا ہے۔امام اہل سنت قدس سرہ العزیز صاحب نظر متکلّم تھے۔ان کا شمار ائمہ متکلّمین میں ہو گا۔اسی طرح علم فقہ سے مشغولیت رکھنے والوں کو فقیہ،علم حدیث سے مشغولیت رکھنے والوں کو محدث،علم نحو سے مشغولیت رکھنے والوں کو نحوی کہا جاتا ہے،لیکن ائمہ فقہا,ائمہ حدیث اور ائمہ نحو میں انہیں نفوس عالیہ کا شمار ہو گا جو اہل نظر فقیہ،صاحب نظر محدث اور وسیع النظر نحوی ہوں

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بعد فہم سے متعلق جدید نظریہ

ایک جدید نظریہ بعد فہم سے متعلق منظر عام پر آیا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر بھی بحث کرنی ہے کہ وہ کس حد تک معتبر ہے۔ایسا نہ ہو کہ لوگ غلط بولتے جائیں اور بعد فہم کا سہارا لے کر ہر شخص کو معذور قرار دیا جائے۔ہمارے رسالہ: تاویلات اقوال کلامیہ میں بھی اس پر بحث ہے کہ بعد فہم کے سبب کسی شرعی حکم کے انکار کی گنجائش نہیں۔

بعض صورتوں میں عدم علم ضرور معتبر ہے،لیکن نفس مسئلہ بتا دینے کے بعد بعد فہم کا لحاظ مشکل ہے۔دلائل کے سمجھنے میں بعد فہم رکاوٹ ڈال سکتا ہے،لیکن دلائل کو سمجھنا ہر شخص کے لیے ضروری نہیں،بلکہ دلائل میں غور وفکر کے سبب جس کے غلط راہ پر جانے کا خوف ہو،اس کو دلائل میں غور وفکر ممنوع ہے(شرح فقہ اکبر للقاری:ص407-دارالسلامہ بیروت)اور نفس مسئلہ کو سمجھنا عاقل کے لیے مشکل نہیں،گرچہ وہ جاہل ہو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

غیر مناسب امر پر مطلع کرنا

گرچہ موجودہ معاشرہ میں عدم تحمل کی ثقافت غالب ہے، تاہم کسی کی جانب سے کوئی غیر مناسب بات ظاہر ہو تو خوش اسلوبی کے ساتھ انہیں مطلع کر دیا جائے۔ماننا یا نہ ماننا ان کا کام ہے، بتانا ہمارا کام ہے۔ہمیں اپنا فریضہ ادا کرنا چاہئے۔اصلاح احوال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوتی ہے، پس رحمت الٰہی پر اعتماد کریں اور دین کی حفاظت کریں۔

قرآن مقدس میں ہے:(وما علینا الا البلاغ المبین)(سورہ یٰسین:آیت 17)

من جانب اللہ حکم شرعی کا نفاذ

اگر کسی ضلالت وبدعت کے سبب کوئی شخص دائرۂ اہل سنت سے خارج ہو جائے تو وہ سنی نہیں، پھر وہ اکابر اہل سنت میں سے کیسے ہو گا۔حکم شرعی کوئی بیان کرے، یا نہ کرے، شرعی حکم من جانب اللہ عائد ہو جاتا ہے۔اگر صاحب معاملہ خود عالم ہو تو اپنا حکم شرعی خود معلوم کرے، ورنہ اہل علم سے دریافت کرے۔تائید کنندگان کی ایک جماعت ہو تو بھی حکم شرع عائد ہو گا۔اگر ضلالت وبدعت اور کفر وارتداد کے باوجود کسی کا شمار اکابر اہل سنت میں ہو سکتا ہے تو اسماعیل دہلوی، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ،نذیر حسین دہلوی ، سرسید علی گڑھی، قاسم نانوتوی ، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی ، اشرف علی تھانوی ،غلام احمد قادیانی ، ابو الاعلیٰ مودودی ، ودیگر ضالین ومرتدین بھی اکابر اہل سنت وجماعت قرار پائیں گے۔

مذہبی قائدین اور حزم واحتیاط

اکابر اہل سنت کے اقوال وکلمات میں حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے،کیوں کہ ان کے متبعین کی ایک تعداد ہوتی ہے۔ان کے کلمات واقوال میں ذراسی بھی گنجائش نظر آتی ہے تو بعض لوگ ان کے غلط مفاہیم ومطالب بتا کر قوم کو غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم لوگ عظیم مقتدا وکثیرالاتباع پیشوا نہیں ، تاہم ہماری تحریروں میں موجود عیوب ونقائص اور لغزش وخطا کی اطلاع ضروردی جائے ، تاکہ ان کی تصحیح واصلاح کی جاسکے ، اور ہماری آخرت صحیح ہو۔ کسی کی لغزش وخطا کو اس سے چھپا کر رکھنا غلط ہے ۔اسی طرح اس کی اشاعت فاحشہ بھی غلط ہے ۔ایک شخص اپنے مکان میں کچھ کمی بیشی دیکھتا ہے تو اس میں ترمیم وتبدیلی کرتا ہے ، اور مکان کی تزئین وآرائش کرتا رہتا ہے۔ ہماری کتب ورسائل میں کچھ کمی بیشی ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی اصلاح وتصحیح اور آرائش وزیبائش کی جائے گی۔

حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے بہت سے مسائل میں رجوع فرمایا اور بہت سے مسائل میں لا ادری بھی فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے ان کو مجتہد مطلق کا منصب عظیم عطا فرمایا تھا تو ان کو وسیع النظر اور کشادہ قلب بھی بنایا تھا۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت سے مسائل میں دو قول منقول ہیں ، قول قدیم وقول جدید۔اسی طرح دیگر ائمہ مجتہدین سے بھی فقہی واجتہادی مسائل میں رجوع ثابت ہے۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

جس بات میں کچھ عیب ونقص ہو، اس کی تصحیح واصلاح کی جائے اور اعاظم واکابر کو اپنے ہم منصب اعاظم واکابر سے مشورہ لینا چاہئے ۔ ہم اصاغر کم علمی کے سبب کوئی بات کہہ دیں تو درگزر فرمایا جائے ۔فیصلے تو وہی نفوس عالیہ کریں گے جو فیصلہ کی منزل میں ہیں اور فیصلہ بھی قابل فہم ہو، ورنہ پھر ہمارے سوالات ہوں گے ، کیوں کہ گرچہ ہم لوگ کم علم ہیں، لیکن ہم لوگ بھی احکام شرعیہ کے مکلف ہیں ، اوران شاء اللہ تعالیٰ اکابر ملت واساطین امت کے بعد بھی ہم لوگ دینی خدمات انجام دیں گے ، لہٰذا جانشینوں کی صالح رہنمائی فرمائی جائے۔

دین ومذہب کی حفاظت وصیانت اور ہمارا طرزعمل

(1) اکابر اہل سنت وجماعت کے کلمات میں کچھ پیچیدگی ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ثم ان شاء الرسول علیہ التحیۃ والثنامعروضات مرقوم ہوں گے۔اکابر علمائے کرام کے اقوال کا اتباع کیا جاتا ہے، لہٰذا ان کے اقوال میں اشکال واعتراض نہیں ہونا چاہئے۔کل ہمارے معاصرین بھی اسی منزل تک رسائی پائیں گے۔مشہور مقولہ ہے:کودک امروز پیر فردابود

(2)آج ہم نے صالح تنقید کا آغاز کیا تو امید ہے کہ کل ہمارے معاصرین احتیاط کریں گے۔یہ دین ومذہب کے تحفظ کے واسطے ہماری حکمت عملی ہے۔باب اعتقادیا ت میں پیدا ہونے والی بے اعتدالیوں سے ہر شخص واقف وآشنا ہے،پس سدباب لازم ہے۔

(3)ہم قائلین پر بحث نہیں کرتے،محض اقوال پر بحث کرتے ہیں،نیز محض ان شخصیات کے کلمات پر نقدوجرح کرتے ہیں،جن کے اقوال وکلمات کا اتباع کیا جاتا ہے۔جواس مرتبہ عظمیٰ ودرجہ علیا پر فائز نہیں،ان کو زبانی بتایا جاسکتا ہے،لیکن مستقل تحاریر رقم نہیں کرتا۔

(4)ہماراطریق کار یہ ہے کہ جب کسی قول یا تحریر میں کوئی لفظی یا معنوی سقم وعیب نظر آتا ہے تو قائل ومحرر تک پیغام پہنچانے کی صورت میسر ہوتو اطلاع کردی جاتی ہے،ورنہ ان کے قریبی علمائے کرام کو مطلع کردیتا ہوں۔اگر کسی قول یا تحریر سے غلط فہمی پھیلنے لگتی ہے تو تحریری شکل میں اپنے دلائل سپرد قوم کرتا ہوں اور دین ومذہب کا دفاع کرتا ہوں۔

(5)بسااوقات دوقسم کے نظریات شہرت پاجاتے ہیں۔ایسی صورت میں ہماری نظر میں جو موقف صحیح ہوتا ہے،ہم اس کی تائید وتوثیق کرتے ہیں،اورامت مسلمہ کو اپنے دلائل وشواہد پیش کرتے ہیں۔غلط فہمیوں کا ازالہ اور تائید حق دونوں قابل تحسین عمل واقدام ہیں۔

(6)دین ومذہب کی حفاظت وصیانت کے ساتھ شخصیات کی حرمت وعزت کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے، کیوں کہ یہ تمام نفوس قدسیہ ملت ومسلک کے مخلص خدام وکارکنان ہیں۔

(7) دیوبندیوں کی طرح اکابر پرستی اختیار نہ کریں۔ صالح حکمت عملی سے پیشواؤں کے تسامحات کی تصحیح کریں۔ غلط تائید اور اندھی حمایت کے ذریعہ متبوعین و متبعین کی آخرت تباہ نہ کریں۔ مجددین کے علاوہ بھی ہر عہد میں دین کی حفاظت کے واسطے کچھ لوگ پیدا کیے جاتے ہیں۔ یہ محافظین اسلام اپنا کام کرتے رہیں گے، اور دین و مذہب محفوظ رہے گا۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

باب پنجم

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃوالسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

لغزش وخطا مذہب ومسلک نہیں

(1)ارشاد خداوندی ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے،پس شیطان کی چالوں سے خود کو بچانے کے واسطے تدبیر اختیار کریں۔قرآن مقدس میں ہے:

(ان الشیطٰن للانسان عدو مبین) (سورہ یوسف:آیت 5)

ترجمہ:بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔(کنزالایمان)

اس خطرناک دشمن کو شکست دینے کا ایک اہم طریقہ خود احتسابی ہے۔اگر کوئی دوسرا آدمی ہماری اصلاح کی کوشش کرے تو شیطان ہمیں ورغلا کر اس کے مقابل کھڑا کر دے گا اور پھر تو تو میں میں کی نوبت آئے گی اور مطلوبہ نفع وفائدہ کی بجائے غیر مترقبہ نقصان وخسران ہاتھ آئے گا۔شیطان کا سب سے بڑا حامی وطرف دار ہمارا نفس امارہ ہے۔یہ صحیح راہ پر جانے سے بہت روکے گا،اور ہمیں اس کو کچلنے کی کوشش کرنی ہے۔اسی میں ہماری کامیابی ہے:

ارشاد خداوندی ہے:

(ان النفس لامارۃ بالسوء)(سورہ یوسف:آیت 53)

ترجمہ:بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔(کنزالایمان)

جب ہم خود احتسابی کریں گے تو ان شاءاللہ تعالیٰ توفیق خداوندی ہماری دستگیری فرمائے گی اور ہم نفس وشیطان کے بچھائے ہوئے جال سے باہر نکل سکیں گے،اور نفس وابلیس کی چال کو بے کار ونامراد کر سکیں گے۔جہد مسلسل کامیابیوں سے ہم کنار کرتی ہے۔

(2)دینی وشرعی اور مذہبی وملی امور میں امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی پیروی کی جائے۔بعض لوگ

کہتے ہیں کہ کیا ان کے اقوال وحی الٰہی ہیں؟بھائیو!امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے اقوال ہرگز وحی الٰہی نہیں،لیکن وہ صاحب وحی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کے فیض یافتہ عالم اہل سنت کے اقوال ہدایت اور قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں۔

(3)حضور اقدس تاجدار دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت وتعظیم بے شمار حسنات وبرکات سے شاد کامی وسرفرازی کا قوی ومؤثر سبب ہے۔اگر دنیا وآخرت کی بھلائیاں چاہئے تو خود کو تصور مصطفوی اور عشق نبوی میں مستغرق رکھیں واللہ الموفق وھوالمستعان

عالم ومجتہد کے بعض اقوال متروک

بشر غیر معصوم سے لغزش وخطا صادر ہوتی ہے،مگر جس کو اللہ تعالیٰ لغزش وخطا سے محفوظ فرما دے،یا پھر جس سے لغزش ہوئی،اور اپنی لغزش وخطا پر مطلع ہو کر اس نے اس کی تصحیح واصلاح کر دی ہو، پس اس کے کلام میں بھی لغزش وخطا باقی نہیں رہے گی۔

(1)اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا:ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ نوع بشر میں عصمت خاصہ انبیا ہے۔نبی کے سوا کوئی کیسے ہی عالی مرتبے والا ایسا نہیں جس سے کوئی نہ کوئی قول ضعیف،خلاف دلیل،یا خلاف جمہور نہ صادر ہوا ہو۔

(کل ماخوذ من قولہ ومردود علیہ الا صاحب ھذا القبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(فتاویٰ رضویہ:جلد22:ص515-جامعہ نظامیہ لاہور)

منقولہ بالا اقتباس میں خلاف دلیل سے مراد یہ ہے کہ دلیل سے وہ مسئلہ ثابت نہیں جس مسئلہ کو مجتہد یا مفتی وعالم نے ثابت کیا ہے،بلکہ ان سے اجتہادی خطا یا تحقیقی لغزش ہوگئی اور انہیں اس لغزش کا علم نہ ہو سکا،لہٰذا انہوں نے رجوع نہ کیا۔خلاف دلیل کا یہ مفہوم نہیں کہ کوئی مجتہد جان بوجھ کر دلیل کے خلاف کوئی مسئلہ بیان کرتے ہیں۔

منقولہ بالا اقتباس سے ثابت ہو گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ افراد امت یعنی

مومنین میں سے ہر مجتہد وعالم کا کوئی نہ کوئی قول خلاف جمہور وخلاف دلیل ضرور ہوتا ہے۔ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام معصوم ہیں۔ وہ مذکورہ کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح بشر غیر معصوم میں سے جس کو اللہ تعالیٰ لغزش وخطا سے محفوظ فرمادے۔

(2) اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: صحابہ کرام سے ائمہ اربعہ تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کوئی مجتہد ایسا نہ ہوگا جس کے بعض اقوال خلاف جمہور نہ ہوں۔

(فتاوی رضویہ: جلد 18: ص 492- جامعہ نظامیہ لاہور)

مجتہد کا علم وادراک غیر مجتہد کے علم وفضل سے یقیناً بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بدیہی بات ہے۔ عہد حاضر میں کوئی مجتہد نہیں۔ جب ہر مجتہد کے بعض اقوال خلاف جمہور ہوتے ہیں تو آج کے ہر محقق وفقیہ کے بھی بعض اقوال خلاف جمہور ہوسکتے ہیں۔

(3) اعلیٰ حضرت قدس سرہ القوی نے رقم فرمایا: کسی بشر غیر معصوم کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں سے کچھ متروک نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ: جلد 20: ص 296- لاہور)

ہر صاحب علم کو چاہئے کہ وہ اپنی تحریر وتقریر میں خود ہی غور وفکر کرے، اور لغزش وخطا کی تصحیح واصلاح کرے۔ دوسرا شخص توجہ دلائے گا تو نفس امارہ وشیطان لعین ورغلائے گا۔

(4) امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: علما سب بشر تھے اور سہو وخطا سے غیر معصوم۔ ہر شخص کے کلام میں اگرچہ کیسے ہی درجہ علوشان ورفعت مکان میں ہو، دو ایک لغزشیں ضرور ہوتی ہیں۔

(مطلع القمرین: ص 74- جامعہ اسلامیہ کھاریاں: پاکستان)

(5) اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: وہابیوں، بلکہ سب گمرہوں کی ہمیشہ یہی حالت رہی ہے کہ ڈوبتا سوار پکڑتا ہے۔ جہاں کسی کا کوئی لفظ شاذ مہجور پکڑ لیا، خوش ہوگئے اور اس کے مقابل تصریحات قاہرہ سلف وخلف، بلکہ ارشادات صریحہ قرآن وحدیث کو بالائے طاق رکھ دیا، مگر اہل حق بحمد اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ شاہراہ ہدایت اتباع جمہور ہے۔ جس سے سہوا خطا ہوئی، اگرچہ معذور ہے، مگر اس کا وہ قول متروک ومہجور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد 29: ص 173-172- جامعہ نظامیہ لاہور)

منقولہ بالا اقتباس میں بتایا گیا کہ گمراہ لوگ متروک ومہجور قول کو اختیار کر لیتے ہیں اور شور مچاتے پھرتے ہیں۔اس کے بالمقابل اقوال صحیحہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

لغزش وخطا اور مذہب ومسلک

کبھی عالم سے لغزش وخطا صادر ہو جاتی ہے۔لغزش وخطا کو اس عالم کا مذہب ومسلک بتانا غلط ہے، اور اس کو دلیل وحجت بنا کر پیش کرنا بھی غلط ہے۔اگر ان کو اپنی لغزش کا علم ہوتا تو ضرور رجوع فرماتے ۔اگر کوئی عالم اپنی لغزش پر مطلع ہو کر غیرت وعار یا ضد واصرار کے سبب رجوع نہ کرے تو اس عالم پر شرعی حکم وارد ہوگا،اور اس غلط قول پر عمل کرنا صحیح نہیں۔

فقہائے احناف کے یہاں غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ۔فقہائے شوافع کے یہاں غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ ایک حنفی فقیہ نے جمہور فقہائے احناف کے خلاف غائبانہ نماز جنازہ کو جائز بتادیا ۔ اس قول کو ناقابل عمل اور اس قول سے استدلال کو غلط بتایا گیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا:بعض حنفی بننے والے یہاں یہ عذر بے معنی پیش کرتے ہیں کہ مدارج النبوۃ میں ہے:

والاٰن در حرمین شریفین متعارف ست کہ چوں خبر می رسد کہ فلان مرد صالح در بلدے از بلادِ اسلام فوت کردہ است، شافعیہ نماز بروے می کنند وبعضے حنفیہ با ایشاں شریک می شوند۔از قاضی علی بن جار اللہ کہ شیخ حدیث فقیر بود ،پرسیدہ شد کہ حنفیہ چوں شریک می شوند در گزاردن ایں نماز؟ گفت دُعائے است کہ می کنند فلاباس بہ۔

(اور اس وقت حرمین شریفین میں متعارف ہے کہ جب اطلاع ملتی ہے کہ فلاں مرد صالح بلاد اسلام میں سے کسی شہر میں فوت ہو گیا تو شافعیہ اس کی نماز پڑھتے ہیں اور کچھ حنفی بھی ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ قاضی علی بن جار اللہ سے جو فقیر کے شیخِ حدیث تھے، پوچھا گیا کہ حنفیہ اس نماز کی ادائیگی میں کیسے شریک ہوتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک دعا ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ت)

تمام نصوص صریحہ کتب معتمدہ واجماع جمیع ائمہ مذہب کے مقابل گیارھویں صدی کے ایک فاضل قاضی کی حکایت پیش کرتے ہوئے شرم چاہئے تھی۔(فتاویٰ رضویہ: جلدنہم:ص364-جامعہ نظامیہ لاہور)

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے اصول وقوانین کی روشنی میں قاضی مذکور کے قول کا رد فرمایا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ غلط بات کا رد کیا جائے گا، نہ کہ اس کی بے جا تاویل۔

رد کے بعد ارشاد فرمایا کہ کسی کی لغزش پر عمل نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اس کے رجوع کا انتظار کیا جاتا ہے۔ عصر حاضر میں کسی عالم سے لغزش ہو جائے تو اس کے متبعین اس کی تاویل باطل کر کے اسے صحیح قرار دینے میں ساری طاقت وبھاری قوت صرف فرماتے ہیں، پس صاحب معاملہ رجوع نہیں کر پاتے، حالاں کہ ان کو اپنی اور اپنے متبعین کی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ بہر حال نہ ہم کسی کو رجوع پر مجبور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی ہمیں رد سے روک سکتا ہے۔

قوانین وضوابط کی روشنی میں قاضی مذکور کے قول کا رد کرنے کے بعد امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: اجماع ائمہ مذہب کے خلاف ایسی بے معنی استناد کیسی جہالت شدیدہ ہے۔ شک نہیں کہ قاضی ممدوح گیارھویں صدی کے ایک عالم تھے، مگر عالم سے لغزش بھی ہوتی ہے، پھر اس کی لغزش سے بچنے کا حکم ہے، نہ کہ اتباع کا۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:(اِتَّقُوْا زَلَّةَ الْعَالِمِ وَانْتَظِرُوْا

فَیْئَتَہٗ)رواہ الحسن بن علی الحلوانی استاذ مسلم و ابن عدی والبیھقی والعسکری فی الامثال عن عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(عالم کی لغزش سے بچو، اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ اسے استاذِ امام مسلم حسن بن علی حلوانی، ابن عدی، بیہقی اور امثال میں عسکری نے حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: عالم سے لغزش ہوتی ہے تو وہ اس سے رجوع کرلیتا ہے، اور اس کی خبر شہروں شہروں پہنچ کر لغزش اس سے منقول رہ جاتی ہے۔
ذکرہ المناوی فی فیض القدیر (اسے علامہ مناوی نے فیض القدیر میں لکھا۔ ت)

خدارا نصاف! ذرا یوں فرض دیکھئے کہ کتبِ مذہب میں جواز نمازغائب و تکرار جنازہ کی عام تصریحات ہوتیں، اور ایک قاضی ممدوح نہیں، ان جیسے دو سو قاضی اسے ناجائز بتاتے اور کوئی شخص کتب مذہب کے مقابل ان دو سو سے سند لاتا تو دیکھئے، یہ حضرات کس قدر غل مچاتے، اُچھل اُچھل پڑتے کہ دیکھو کتب مذہب میں تو جواز کی صاف تصریح ہے اور یہ شخص ان سب کے خلاف گیارھویں صدی کے دو سو قاضیوں کی سند دیتا ہے۔ ہم ان کی مانیں یا کتب مذہب کو حق جانیں، اور اب جو اپنی باری ہے تو تمام ائمہ مذہب کا اجماع، تمام کتب مذہب کا اتفاق سب بالائے طاق، اور تنہا قاضی ممدوح کو تقلید کا استحقاق۔ اس ظلم صریح و جہل قبیح کی کوئی حد ہے، مگر یہ ہے کہ جب کہیں کچھ نہ پایا: (الغریق یتشبث بالحشیش) ڈوبتا سوار (تنکا) پکڑتا ہے: وباللہ العصمۃ۔

مدراج النبوہ نہ کوئی فقہ کی کتاب ہے، نہ اس میں یہ حکایت بغرض استناد، نہ شیخ کو اس پر تعویل واعتماد۔ وہ حنفی ہیں اور مذہب حنفی خود اسی کتاب میں اسی عبارت سے اوپر بتا رہے ہیں: مذہب امام ابو حنیفہ و مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ آنست کہ جائز نیست۔

(امام ابوحنیفہ و مالکیہ رحمھم اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔ ت)

پھر اس پر دلیل بتاکر مخالفین کے جواب دیئے ہیں، نیز اس حکایت کے متّصل ہی حضور پُر نور سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہر روز بہ نیت جملہ اموات مسلمین نماز غائب پڑھنے کی وصیّت نقل کرکے اس پر سکوت نہ کیا کہ کہاں قاضی علی بن ظہیرہ اور کہاں حضور پُر نور غوثیت مآب۔ مبادا غلامانِ حضور اس سے حنفیہ کے لیے جواز خیال کریں، لہٰذا معًا اس پر تنبیہ کو فرمادیا کہ: ایشاں حنبلی اندو نزد امام احمد بن حنبل جائز است۔ (وہ حنبلی ہیں اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جائز ہے۔ت) اگر شیخ کو اس حکایت سے استناد مقصود ہوتا تو یہاں استدراک و دفع وہم نہ فرماتے، بلکہ اسے اس کا موید ٹھہراتے، کما لا یخفی: واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم (جیساکہ پوشیدہ نہیں، اور خدائے پاک وبر تر خوب جاننے والا ہے۔ت) (فتاویٰ رضویہ: جلدنہم: ص367-365-جامعہ نظامیہ لاہور)

اسی فتویٰ میں آپ نے رقم فرمایا کہ معصیت میں کسی کی پیروی نہیں کی جاسکتی، جب کہ آج کل لوگ ضلالت وگمرہی میں بھی اپنی پسندیدہ شخصیات کی پیروی کرتے ہیں۔

اولاً جب کہ آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ نماز غائب و تکرارِ نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیوں کر جائز کرسکتا ہے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(لا طاعۃ لا حد فی معصیۃ اللّٰہ تعالیٰ)

(رواہ البخاری و مسلم وابو داؤد والنسائی عن امیر المؤمنین علی ونحوہ احمد والحاکم بسند صحیح عن عمر ان بن حصین وعن عمر و بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

(ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے امیر المومنین علی سے اور اسی کے ہم معنی امام احمد اور حاکم نے بسند صحیح عمران بن حصین سے اور عمرو بن حکم غفاری سے روایت کیا: رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ت)

ثانیاً: یہاں اطاعت امام کا حیلہ عجیب پادر ہوا ہے۔ بھائیو! وہ تمھارا امام تو جب ہو کہ تم اس کی اقتدا کرو۔ پیش از اقتدا اس کی اطاعت تم پر کیوں ہو، اور جب تمھارے مذہب میں وہ گناہ و ناجائز ہے تو تمھیں ایسے امر میں اس کی اقتدا ہی کب روا ہے۔ یہ وہی مثل ہے کہ کسی کو دن نے کچھ اشعار قبیح و شنیع اغلاط پر مشتمل لکھ کر کسی شاعر کو سنائے۔ اس نے کہا یہ الفاظ غلط باندھے ہیں، کہا: بضرورت شعری، کہا: بابا شعر گفتن چہ ضرور۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد نہم: ص 367- جامعہ نظامیہ لاہور)

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

باب ششم

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

دین ومذہب کا تحفظ لازم

خاکسار عام طور پر عہد حاضر اور ماضی قریب کے علمائے اہل سنت وجماعت کے کلامی اقوال پر تبصرہ وتجزیہ اور بعض مسائل کی تصحیح وتشریح رقم کرتا ہے۔ چوں کہ یہ تمام اقوال ونظریات حضور اقدس تاجدار دوجہاں علیہ التحیۃ والثنا کے دین ومذہب سے تعلق رکھتے ہیں ، لہٰذا حضوراقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت کے سبب حسب ضرورت قابل بحث افکار ونظریات پر کلام کیا جاتا ہے ۔خاص طور پر کسی عالم ومفتی کے قول پر بحث مقصود نہیں ،نیز کسی عالم دین پر شخصی تنقید سے گریز کیا جاتا ہے ۔اگر کہیں شخصی تنقید ہوتو ان شاء اللہ تعالیٰ تصحیح کردی جائے گی ۔ ہمارا مقصود اصلی حل مسائل ہے ۔ کسی کی شخصیت پر انگشت نمائی مقصود نہیں ۔

داخلی مسائل پر بحث کے بعد محاذ کی طرف واپسی

تیس سالہ عہد محبت کے بعد نظر آیا کہ ہمارے درمیان بعض اعتقادی امور قابل بحث ہیں، لہٰذا دین مصطفوی کے تحفظ کی خاطر حالیہ دوسالوں (2022-2021)کو داخلی مسائل کے حل کے لیے مختص کیا۔ شور وغل کی ضرورت نہیں ۔ ہماری تحریروں میں کہیں لغزش وخطا ہوتو اطلاع فرمادیں، ان شاء اللہ تعالیٰ شکریہ کے ساتھ غور وفکر کے بعد تصحیح کردی جائے گی ۔

اہل سنت وجماعت کے داخلی امور میں باب اعتقادیات کے چار پانچ مسائل ہیں ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان مسائل پر تبصرہ وتجزیہ اور توضیح وتشریح کے بعد بدمذہبوں کے رد وابطال کی جانب اپنا رخ پھیر لوں گا۔ ایسا نہ ہوکہ ہم مخالفین سے نبرد آزمائی کرتے رہیں اور گھر کے لوگ غلط راہ پر چلے جائیں ۔ جہاں

مجھے اعتراض سمجھ میں آیا، انصاف ودیانت داری کے ساتھ اپنی بات پیش کردی۔ جب فیصلہ کا وقت آئے گا تو ان شاءاللہ تعالیٰ فیصلہ بھی ہوجائے گا۔

داخلی مسائل کی طرف متوجہ ہونے کا سبب

ہم مخالفین کے جن باطل افکارونظریات کا رد وابطال کرتے ہیں۔اسی قسم کے بعض نظریات بعض علمائے اہل سنت کی تحریروں میں نظر آتے ہیں۔ایسی صورت میں ہماری تمام کاوش وجاں فشانی رائیگاں ہوجاتی ہے، نیز احباب اہل سنت وجماعت کے غلط راہ پر جانے کا بھی سخت خطرہ موجود رہتا ہے، لہٰذا ہم نے فیصلہ کیا کہ پہلے داخلی مسائل کوحل کیا جائے۔اصحاب معاملات کومتانت وسنجیدگی کے ساتھ اس جانب متوجہ کیا جائے۔

چوں کہ یہ دین ومذہب حضوراقدس نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے، لہٰذا حل مسائل کے واسطے دربار اعظم سے مدد طلب کی جائے۔آخری نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلوہ گری کے بعد کوئی نبی ورسول پیدا ہونے والے نہیں۔اب اولیائے امت وعلمائے اہل سنت کوتبلیغ دین وتحفظ اسلام کی ذمہ داری نبھانی ہے۔یہ ذمہ داری اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب سے تفویض کی گئی ہے، لہٰذا ہم اپنی قوت بھر کام کریں، باقی امور میں اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے مدد طلب کریں۔

اس کا تعلق کس طبقہ سے ہے؟

بھارت کے مسلمانان اہل سنت وجماعت کے درمیان کئی عشروں سے اختلافی ماحول ہے۔ابتدائی مرحلہ میں فقہی مسائل میں علمی وتحقیقی اختلافات ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ اعتقادی مسائل میں بھی اختلاف ہونے لگے۔ایسے ماحول میں کسی داخلی مسئلہ پر بحث کی جائے تو لوگ یہ تفتیش کرنے لگتے ہیں کہ یہ مباحث ومحرر کس طبقہ سے منسلک ہے۔

راقم السطور اہل سنت وجماعت کا ایک فرد ہے اور امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے عقائد ونظریات کو حق مانتا ہے ۔بندہ آغاز امر سے ہی اہل سنت وجماعت کے کسی ذیلی طبقہ میں شامل نہیں ۔آغاز امراور ابتدائے عمر سے ہی ہم نے دربار اعظم کا راستہ اختیار کرلیا۔

حرم مصطفوی کی فضاؤں سے واپسی ہماری دنیاوآخرت کی تباہی وبربادی ہوگی ۔ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ،لیکن اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)سے ہم محبت کرتے ہیں اور دربار الٰہی ودربار مصطفوی میں ہم سر خمیدہ ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سر خمیدہ رکھے ، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرماکراتباع شرع کی توفیق عطافرمائے ،اور اپنی اور اپنے حبیب وخلیل علیہ الصلوٰوالسلام کی محبت ورضاکی حالت میں موت عطافرمائے:آمین

طویل مدت سے دست کرم نواز کی شاہانہ عطاؤں سے مالامال ہورہا ہوں ۔ان شاء اللہ تعالیٰ عالم آخرت میں بھی شفاعت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ایک بندے کواور کیا چاہئے ۔

کون سی نعمت ہے جو وہاں نہیں ملتی ۔وہاں کا ہر ایک ذرہ کوہ ہمالہ سے فزوں تر ہے ۔ہر ایک اپنے ظرف وتقدیر کے مطابق پاتا ہے ۔سلاطین زمانہ وشاہان وقت بھی دربار اعظم میں گداگر ودریوزہ گر کی صورت میں حاضر ہوئے اور حسنات عظمیٰ وبرکات کبریٰ اور تحائف شاہانہ والطاف خسروانہ سے سرفراز ہوئے ۔ احباب اہل سنت وجماعت بھی ادب وتعظیم اور محبت وخلوص کے ساتھ دیار حبیب علیہ السلام کا رخ کریں اور اپنی دنیاوآخرت سنوارلیں ۔

باب اعتقادیات میں مداہنت کی اجازت نہیں

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا:تنبیہ دوم: مبادااگر رگ تعصب جوش میں آئے ،اور خداایسانہ کرے تواِس قدر یاد رہے کہ عقائد اسلام وسنت کے مقابل ہم پر فلاں ہندی وبہمان سندی کسی کا قول سند نہیں ،نہ احکام شرعیہ شخص دون شخص سے خاص ۔

(اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ)(عزت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ت)شرع سب پر حجت ہے ۔وہ کون ہے جو شرع پر

حجت ہو سکے۔اس قسم کی حرکت جس سے صادر ہو گئی،وہ بقدر اپنے سیہ کے حکم کا مستحق ہو گا،کسے باشد (کائناً مَّنْ کانَ)(جو بھی ہو۔ت)اِین وآں سے ہمیں موافقت اسی وقت تک ہے جب تک وہ دین حق سے جدا نہیں اور اس کے بعد عیاذاباللہ:(اللہ کی پناہ۔ت)

ع/ سایہ اش دور باد از ما دور

(اس کا سایہ ہم سے دور ہو۔ت)

جس کا قول ہم اسلام و سنت کے موافق پائیں گے،تسلیم کریں گے،نہ اس لیے کہ اس کا قول ہے ،بلکہ اس لیے کہ صراط مستقیم سے مطابق ہے،اور جس کی بات خلاف پائیں گے،زید ہو یا عمرو،خالد ہو یا بکر،دیوار سے مار کر رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رِکاب سے لپٹ جائیں گے۔اللہ ان کا دامن ہم سے نہ چھڑائے،دنیا میں نہ عقبیٰ میں۔آمین الٰہی آمین

محمد عربی کابروئے ہر دوسرا ست

کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

(حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں جہاں کی آبرو ہیں۔جو ان کے دراقدس کی خاک نہیں ہے،اس کے سر پر خاک ہو۔ت)۔

(فتاویٰ رضویہ:جلد یازدہم:ص306-رضا اکیڈمی ممبئی)(فتاویٰ رضویہ:جلد27:ص188-جامعہ نظامیہ لاہور)

منقولہ بالا شعر فارسی شاعر ہلالی چغتائی کا ہے۔دیوان ہلالی میں یہ شعر مجھے نہیں مل سکا۔اس کا مصرع اول تین طرح لکھا جاتا ہے۔

(1)محمد عربی کہ آبروئے ہر دوسرا است

(2)محمد عربی آبروئے ہر دوسرا است

(3)محمد عربی کابروئے ہر دوسرا است۔شاید وزن شعری کے سبب کہ آبرو کو کابرو کر دیا گیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اصحاب علم وفضل حقائق کوواضح کریں

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے فرمایا: امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔ایک عالم صاحب کی وفات ہوگئی ۔ان کو کسی نے خواب میں دیکھا ، پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا :جنت عطا کی گئی ، نہ علم کے سبب ،بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے۔مانیں ،نہ مانیں ،یہ ان کا کام۔

سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ ،بس اس قدر نسبت کافی ہے۔لاکھ ریاضتیں ،لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان۔جس کو یہ نسبت حاصل ہے ،اس کو کسی مجاہدے ،کسی ریاضت کی ضرورت نہیں ۔(پھر فرمایا)اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے۔جو شخص عزلت نشیں ہوگیا ،نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے ،نہ اس کی آنکھوں کو ،نہ اس کے کانوں کو۔اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے ،اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے۔(الملفوظ: حصہ سوم:ص 281-رضوی کتاب گھر دہلی)

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: علما کی یہ حالت ہے کہ رئیسوں سے بڑھ کر آرام طلب ہیں۔حمایتِ مذہب کے نام سے گھبراتے ہیں۔جو بندۂ خدا اپنی جان اس پر وقف کرے ،اسے احمق ،بلکہ مفسد سمجھتے ہیں۔مداہنت ان کے دلوں میں پیری ہوئی ہے۔

ایامِ ندوہ میں ہندوستان بھر کا تجربہ ہوا۔عباراتِ ندوہ سُن کر ضلالت ،ضلالت کی رَٹ لگادیں ،اور جب کہئے : حضرت لکھ دیجئے ،بھائی لکھواؤ نہیں ،ہمارے فلاں دوست برا مانیں گے۔ہمارے فلاں استاد کو بُرا لگے گا۔

بہت کو یہ خیال کہ مفت میں اوکھلی میں سر دے کر موسل کون کھائے۔بدمذہب دشمن ہو جائیں گے۔دانتوں پر رکھ لیں گے۔گالیاں ،پھبتیاں اخباروں اشتہاروں میں چھاپیں گے۔طرح طرح کے بہتان ،افترا اچھالیں گے۔اچھی بچھی جان کو کون جنجال میں ڈالے۔

بعض کو یہ کد کہ حمایتِ مذہب کی توصلح کھلی نہ رہے گی۔ ہر دل عزیزی جا کر پلاؤ، قورمے، نذرانہ میں فرق آئے گا، یا کم از کم آؤ بھگت تو عام نہ رہے گی۔(فتاویٰ رضویہ: جلد29: ص598-597-جامعہ نظامیہ لاہور)

دفع مفاسد لازم ہے۔ خواہ کوئی مانے، یا نہ مانے۔ لوگ راضی ہوں، یا ناراض ہوں۔ صرف وہ راضی رہنا چاہئے جس سے ہمارا کام بنتا ہو۔ ہر مومن جانتا ہے کہ دنیا وآخرت کی بھلائیاں اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رضا وخوشنودی پر موقوف ہیں۔

خلوص ونیک نیتی کے ساتھ کام کرتے جائیں۔ اعمال صالحہ پر اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سطحیت کو کچل دیں اور حقیقت کی طرف آئیں۔ اگر اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) راضی نہ ہوں تو زید وبکر کی رضامندی سے کچھ فائدہ نہیں۔

اشاعت فاحشہ کیا ہے؟

راقم السطور باب اعتقادیات سے مشغولیت رکھتا ہے۔ اعتقادی مسائل میں کسی عالم اہل سنت کی تحریر وتقریر میں اگر کوئی نامناسب بات نظر آتی ہے تو انہیں نظر ثانی کی گزارش کر دی جاتی ہے۔ اصحاب علم وفضل ہماری عرضی پر توجہ دینے کی بجائے ہماری حیثیت ناپنے لگتے ہیں، حالاں کہ ان نفوس عالیہ کو اپنی حیثیت پر نظر کرنی چاہئے کہ وہ قوم کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ ان کا قدم پھسل گیا تو ان کے ہزاروں لاکھوں متبعین بھی غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: اہل سنت سے بتقدیر الٰہی جو ایسی لغزشِ فاحش واقع ہو، اس کا اخفا واجب ہے کہ معاذ اللہ لوگ ان سے بداعتقاد ہوں گے تو جو نفع ان کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سنت کو پہنچتا تھا، اس میں خلل واقع ہوگا۔ اس کی اشاعت اشاعتِ فاحشہ ہے، اور اشاعتِ فاحشہ بنصِ قرآن عظیم حرام۔ قال اللہ تعالیٰ:

(ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین اٰمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرة)

جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں فاحشہ کی اشاعت ہو، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

خصوصًا جب کہ وہ بندگانِ خدا حق کی طرف بے کسی عذر و تامل کے رجوع فرما چکے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:(من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ)۔جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے عار دلایا وہ مرنے سے قبل اسی گناہ میں ضرور مبتلا ہوگا۔

قال ابن المنیع وغیرہ: المراد ذنب تاب عنہ-قلت: وقد جاء کذا مقید فی الروایۃ کما فی الشرعۃ-ثم فی الحدیقۃ الندیۃ۔

(ابن منیع وغیرہ کہتے ہیں کہ گناہ سے مراد وہ ہے کہ اس سے توبہ کرلی گئی ہو۔ میں کہتا ہوں: شرعہ اور حدیقہ میں روایت میں توبہ کی قید لگی ہوئی ہے۔ ت)

(فتاویٰ رضویہ: جلد29:ص594-جامعہ نظامیہ لاہور)

(1)جس گناہ سے توبہ ہو چکی ہے، اس کی تشہیر اشاعت فاحشہ ہے۔

(2)عدم اطلاع کے سبب جس امر سے رجوع نہ ہو سکا ہو، لا محالہ صاحب معاملہ کو اس جانب متوجہ کرنا ہوگا، تاکہ وہ غور وفکر کر سکیں، اور دربار الٰہی میں اعتقادی عیوب سے منزہ ہو کر حاضر ہوں۔

(3)جن مسائل میں متعدّد مشہور نظریات ہوں۔ ایسے امور میں دلائل وشواہد سے جس نظریہ کی تائید وتوثیق ہو، اس کو واضح کرنا اشاعت فاحشہ نہیں، بلکہ صحیح موقف کی تائید ہے۔

داخلی مسائل میں ہمارا طریق کار

ہمارے لیے کسی کی تحریر وتقریر میں کوئی اعتقادی عیب ظاہر ہوتا ہے جس سے امت مسلمہ کا قدم راہ حق سے پھسلنے کا خوف ہو تو شخصی طور پر ان سے نظر ثانی کی گزارش کر دی جاتی ہے۔ جب گزارش کے باوجود بے توجہی برتی جاتی ہے، تب امت مسلمہ کے دین وایمان کے تحفظ کے واسطے حقائق واضح کرنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے، اور تحریر منظر عام پر آتی ہے۔

حل مسائل کے لیے غور وفکر کی ضرورت ہوتی ہے،اسی لیے فقہی سیمیناروں میں مندوبین اپنے تحریری مقالات پیش کرتے ہیں۔ زبانی مباحثہ میں غور وفکر کی مہلت میسر نہیں ہوتی۔ ہم اصحاب معاملات سے مراسلاتی نظام کے ذریعہ حل مسائل کی پیش کش کرتے ہیں، لیکن وہ راضی نہیں ہوتے، حالاں کہ یہی بہتر طریقہ ہے۔اہل علم کوئی بات غور وفکر کے بعد رقم فرماتے ہیں۔لسانی مباحثوں میں بے احتیاطی بھی دخل انداز ہوجاتی ہے۔

داخلی مسائل کے حل کے واسطے زبانی مباحثہ مناسب نہیں۔ زبانی مباحثہ سے تلخی پیدا ہوتی ہے اور معاملہ مزید بگڑ جانے کا خوف رہتا ہے، جیسا کہ امام غزالی قدس سرہ العزیز نے فیصل التفرقۃ بین الاسلام والزندقہ (فصل عاشر) میں رقم فرمایا ہے(یہ فصل رسالہ حاضرہ کے باب اول :بحث سوم میں منقول ہے۔)، لہٰذا داخلی مسائل میں لسانی مباحثہ سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے۔کسی اقدام سے قبل ہی اس کے فوائد ونقصان پر غور کرنا چاہئے۔

شرعی اصول وقوانین کے اعتبار سے بھی اصاغر واکابر کے مابین مباحثہ مناسب نہیں۔ اصاغر کو لامحالہ حدود وآداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا، لہٰذا ایسا اوقات خموشی اختیار کرنی ہوگی اور اصل مقصود فوت ہوجائے گا، پس لسانی مباحثوں سے فائدہ نہیں۔اگر اصاغر دوٹوک بات کریں تو معاملہ مزید الجھ جائے، مقصد فوت ہوجائے،اور یہ طریق کار بھی مناسب نہیں۔

علامہ عبد الرشید جون پوری قدس سرہ العزیز نے امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالے سے مناظرو مباحث کے لیے چند لازمی اموراور ہدایات کے بیان میں رقم فرمایا کہ اس شخص سے مناظرہ نہ کرے، جو لوگوں کی نظر میں معزز ومکرم اور صاحب شوکت وحشمت ہو۔ایسوں سے مباحثہ ومناظرہ میں دقت نظر اور ذہن کی تیزی زائل ہونے کا خطرہ ہے۔ایسی صورت میں مسئلہ حل ہونے کی بجائے لاینحل ہوسکتا ہے۔

علامہ شیخ عبد الرشید جون پوری نے رقم فرمایا:(والسابع:ان یحترز عمن کان مهیبًا

محترمًا - اذ هیبة الخصم واحترامه ربما تزیل دقة نظرہ وحدة ذهنه)
(مناظرہ رشیدیہ: ص 61- مطبع مصطفائی لکھنو)

ترجمہ: ساتویں بات یہ کہ ایسے شخص سے مناظرہ سے پرہیز کرے جو صاحب
حشمت اور قابل احترام ہو، کیوں کہ خصم کی شان و شوکت اور اس کا احترام بسا
اوقات دقت نظر اور حدت ذہن کو زائل کر دیتا ہے۔

ہم نے بعض اصحاب معاملات سے بالمشافہہ بھی بات چیت کی، لیکن فائدہ نہیں۔ ہماری گزارش پر کوئی اسی وقت توجہ دے سکتا ہے جب اسے یقین ہو جائے کہ یہ شخص ہمارا خیر خواہ ہے۔ عہد حاضر میں ہاں میں ہاں ملانے والوں کو خیر خواہ اور توجہ دلانے والوں کو بدخواہ سمجھا جاتا ہے۔ میں کئی سالوں تک گویم مشکل وگر نگویم مشکل کی کیفیت سے دوچار تھا۔

انجام کار مذکورہ بالا اسباب وعلل کے پیش نظر ہم نے یہی بہتر سمجھا کہ اصحاب معاملات سے گزارش کر دی جائے۔ اگر وہ غور وفکر کے لیے راضی ہوں تو ہم اپنے دلائل انہیں بھیج دیں، تاکہ وہ اپنے دلائل اور ہمارے دلائل میں غور وفکر کر کے صحیح فیصلہ کر سکیں۔ اگر وہ غور وفکر کے لیے راضی نہ ہوں تو امت مسلمہ کو مسئلہ کی صحیح صورت سے آشنا کر دیا جائے، تاکہ حق کا متلاشی ہماری تحریروں سے فائدہ حاصل کرے، اور جس کی تقدیر میں ضلالت وگمرہی ہو، اسے کون بچا سکتا ہے۔ امت مسلمہ میں کوئی غلط نظریہ پھیل رہا ہو تو اس پر بند باندھنا لازم ہے۔

داخلی مسائل کے فیصلے کے واسطے دربار اعظم میں عرضی پیش کر دی جاتی ہے۔ حضور اقدس تاجدار کائنات علیہ التحیۃ والثنا اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق اور خلیفہ اعظم ہیں۔ وہ اپنا فیصلہ کائنات میں نافذ فرما سکتے ہیں۔ ہم کام کرتے ہیں اور دربار اعظم سے بے حساب انعام واکرام پاتے ہیں۔ باحیات اصحاب معاملات بھی دربار اعظم کی طرف متوجہ ہوں اور بصد خلوص ہدایت ورہنمائی طلب کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری فرما دی جائے گی۔

ہمیں امت مسلمہ اوراصحاب معاملات دونوں طبقے کا لحاظ کرنا ہے،تاکہ لوگ ایمان کی صحت وسلامتی کے ساتھ دربارالٰہی میں حاضر ہوں ۔اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور غلط نظریات پھیلتے رہے توہم دین رسول کے محافظ وپاسبان نہیں ۔ہم زیادہ دنوں تک انتظار نہیں کرسکتے ۔کہیں ایسانہ ہوکہ بعض لوگ غلط افکار ونظریات کے ساتھ دنیاسے چل بسیں ۔

تا تریاق ازعراق آوردہ شود
مارگزیدہ مردہ شود

ایک عجیب وغریب نظریہ

ایک جدید نظریہ گشت لگارہاہے کہ اکابرین آپس میں علمی اختلاف کرسکتے ہیں ،لیکن اصاغرین کو اکابرین سے اختلاف کی اجازت نہیں ۔یہ جدید نظریہ ہے۔حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذۂ کرام کا بہت سے مسائل میں اپنے امام واستاذسے اختلاف ہے۔وہ تلامذۂ کرام علم یاعمرکسی بھی اعتبارسے اپنے استاذوامام کے مساوی نہ تھے۔

لاؤڈسپیکر کے مسئلہ میں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کے بعض مریدوں نے ان سے علمی وتحقیقی اختلاف کیا،جوعلم وفضل اور تقویٰ وبزرگی میں ان سے فروتر ہیں۔
واضح رہے کہ ہمیں صرف اشاعت فاحشہ سے پرہیز کرنا ہے،اور قابل بحث نظریات پرضرور کلام کرنا ہے۔باب اعتقادیات میں عجیب وغریب نظریات رونماہورہے ہیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آج جوطریق کار اختیارکریں گے ،وہ صدیوں تک کے لیے رہنما خطوط بن جائیں گے ۔اگرصدی سوم میں طبقہ جدلیہ نے مدعیان اجتہاد کے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی توآج تک نہ جانے کتنے جھوٹے لوگ دعویٰ اجتہاد کرتے اورباب فقہیات میں چارمذاہب پر امت مسلمہ کا اجماع بھی مشکل ہوتا۔ہم نے سمجھ بوجھ کرقدم اٹھایاہے۔

ہمارا کام کوشش کرنا ہے۔ کامیابی و کامرانی اللہ تعالیٰ کی مرضی و مشیت پر موقوف ہے۔ سواد اعظم بفضلِ الٰہی راہ حق پر قائم و مستحکم رہے گا۔ سواد اعظم میں صرف اصحاب علم شامل نہیں، بلکہ عوام مسلمین سواداعظم کا بڑا حصہ ہیں۔ اکثر عوام کو باہمی اختلافی نظریات کا علم نہیں۔ ایسی صورت میں عقائد حقہ صحیحہ کی اجمالی تصدیق کے اعتبار سے وہ تمام عوام مسلمین سواد اعظم میں شمار ہوں گے۔ محض اہل علم کی اکثریت واقلیت دیکھ کر سواد اعظم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا، نیز سارے جہاں کے اہل حق کے اعتبار سے سواد اعظم کا تعین ہوگا۔ ملکی حدود کا لحاظ نہیں۔

ہماری ذمہ داری محدود

آم کا ایک باغ ہے۔ باغ کے ارد گرد رہائشی مکانات ہیں۔ بچے باغ میں جاکر آم توڑ لیتے ہیں تو مالک وہاں کتا بیٹھا دیتا ہے، تاکہ وہ بھونکے اور بچے ڈر کر بھاگ جائیں۔ کتا بھونکتا ہے تو آس پاس کے باشندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مالک اپنے باغ کے پڑوسیوں کے گھر ایک ایک ٹوکرا آم بھیج دیتا ہے، تاکہ لوگ کتا بھونکنے سے ناراض نہ ہوں اور ہمارا باغ بھی محفوظ رہے۔ کتا کا کام بھونکنا ہے۔ لوگوں کی ناراضگی دور کرنا مالک کا کام ہے۔

ع/ کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

ہمارا جو کام ہے، وہ ہم انجام دیتے ہیں۔ باقی امور دربار اعظم کے سپرد ہیں۔ اصحاب معاملات دربار اعظم کا رخ کریں، پھر واپس نہ آئیں۔ حیات مستعار کا محفوظ حصہ تصورات حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صرف کردیں۔ ہمارے نظریہ پر کوئی سوال ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ جواب دیا جائے گا، اور کہیں لغزش و خطا ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ تصحیح کردی جائے گی۔

حضور اقدس تاجدار دوعالم علیہ التحیۃ والثنا کی رضا جوئی کے واسطے ہم نے دسوں سال قبل کلامی مسائل کا سلسلہ شروع کیا۔ اگر داخلی مسائل پر میں کام نہ کروں تو اللہ تعالیٰ کسی اور کو مقرر فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت فرماتا ہے۔

یہ ہماری سعادت مندی ہے کہ ہمیں یہ اعزاز عطا فرمایا گیا، ورنہ اکثر اصحاب علم وفضل داخلی مسائل میں لب کشائی سے پرہیز کرتے ہیں، حالاں کہ اعتقادی مسائل میں خموشی مناسب نہیں۔ عزت وذلت رب تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کام کرتے رہیں گے۔ اللہ ورسول (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمارے حامی وناصر ہوں۔

اگر ہم صحیح مسائل کی طرف امت مسلمہ کی رہنمائی کریں اور اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قبول فرمائیں تو ہمارے کلمات میں تاثیر عطا کر دی جائے گی، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگ ان تحریروں سے ہدایت پائیں گے۔ نظام کائنات اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور ہمارے حبیب وخلیل سید السادات علی الاطلاق افضل الخلائق بالاتفاق حضور اقدس سیدنا وسندنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے نائب مطلق اور خلیفہ اعظم ہیں۔ زید وبکر کی رضا وعدم رضا سے کچھ ہونے جانے والا نہیں۔

غلط افکار ونظریات کا رد وابطال لازم ہے۔ برادران اہل سنت وجماعت غیروں کی تحریروں سے متاثر نہیں ہوتے ہیں، لیکن اپنوں کی غلط تحریریں دیکھ کر ضرور بعض لوگ غلط راہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ہمیں شخصیات کی عزت وحرمت کے تحفظ کے ساتھ دین ومذہب کا تحفظ بھی کرنا ہے۔ شخصیات کی قدر شناسی میں دین ومذہب کو پس پشت ڈال دینا بالکل غلط ہے۔

فقہی اختلاف، اکابر پرستی اور اعتقادی اختلاف

بھارت کے علمائے اہل سنت وجماعت کے درمیان فقہی مسائل سے اختلاف کا آغاز ہوا، پھر رفتہ رفتہ اعتقادی مسائل میں اختلاف ہونے لگا۔ اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کی طرح اکابر پرستی بھی دبے پاؤں ہماری جانب قدم بڑھا رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس بدترین رواج اور مہلک کلچر کو میں تباہ وبرباد کر کے ہی دم لوں گا۔

دیوبندی اکابرین سے صریح کفریات کا صدور ہوا۔ ان کے مریدین وتلامذہ نے ان کفریات کی تائید

وطرفداری کی اور دین ومذہب کو پس پشت ڈال دیا۔ اپنے ملاؤں کی عزت وحرمت کے تحفظ کے واسطے اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عزت وحرمت سے لاپرواہی برتی۔ انجام کار متبوعین وتبعین مستحق جہنم قرار پائے۔

تھانوی سے اس کے حیدرآبادی مریدین ومتوسلین نے حفظ الایمان کی عبارت میں تبدیلی کی گزارش کی۔ تھانوی نے عبارت بدل ڈالی، لیکن حفظ الایمان کی عبارت سے توبہ نہ کی۔ اگر مریدین ومتوسلین اور تلامذہ ومتعلقین توبہ ورجوع کی بھی گزارش کرتے تو رجوع وتوبہ بھی ہوسکتی تھی، لیکن اشخارص اربعہ کے احباب وتلامذہ نے تاویل باطل کی راہ اختیار کی۔

اشخاص اربعہ اور قادیانی کے لیے 1324 مطابق 1906 میں حرمین طیبین سے حکم کفر آیا۔ آج تک دیابنہ تاویلات باطلہ کا ٹوکرا سرپر لیے پھر رہے ہیں، لیکن ان کا کفر اپنی جگہ اٹل ہے۔ اب دیوبندیوں کا ارتدادی فتنہ برصغیر کے اہل سنت وجماعت کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتا جارہا ہے، لہٰذا بد مذہبوں کے ردوابطال کے ساتھ ہمیں (قوا انفسکم واھلیکم نارا) پر بھی عمل کرنا ہے۔

بالواسطہ ربط وتعلق واسطہ پر منحصر وموقوف

حضوراقدس تاجدار دوجہاں علیہ التحیۃ والثناکی کلمہ خوانی کے سبب شخصیات سے ربط وتعلق ہے۔ جب کسی کے افکار ونظریات دین مصطفوی کے خلاف ہوں تو اس سے ربط وتعلق ضعیف وکمزور بھی ہوسکتا ہے اور معدوم بھی ہوسکتا ہے۔ بالواسطہ ربط وتعلق کا یہی دستور ہے۔

قبر میں تین سوال ہوں گے :(1)من ربك؟(2)ما دينك؟(3)ماكنت تقول فی شان هذا الرجل؟ (تمہارارب کون ہے؟ تمہارادین کیا ہے؟ اس مقدس شخصیت سے متعلق تم کیا کہتے تھے؟) قبر میں شیوخ واساتذہ، متعلقین وتلامذہ اوراحباب واقارب سے متعلق سوال نہیں ہوگا، بلکہ حضوراقدس حبیب کبریاعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق سوال ہوگا، لہٰذا تعلیمات مصطفویہ پر عمل کریں، اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

ارشادالٰہی ہے:

(يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ)

(سورہ ابراہیم: آیت 27)

ترجمہ: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے، اور اللہ جو چاہے، کرے۔ (کنزالایمان)

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا

یارب تو کریمی ورسول ما کری
م صد شکر کہ ہستیم میان دوکریم

انسانوں کے سردار اور دونوں جہاں کے تاجدار حضور اقدس سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں عرضی پیش کرنے میں قبولیت کی امید ہی امید ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ کی شہادت موجود ہے کہ وہ بلند کردار اور عظیم اخلاق والے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے: (انک لعلٰی خلق عظیم) وہ رحمت مجسم ہیں۔ ارشادالٰہی ہے: (وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمين) وہ پیکر جود وسخا ہیں۔ کبھی کسی کو منع نہیں فرماتے۔ ارشادالٰہی ہے: (واما السائل فلا تنهر) اور خود ارشاد فرما چکے کہ میں نعمت خداوندی تقسیم کرتا ہوں: (انما انا قاسم واللّٰه يعطى)

(صحیح بخاری)

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

وہ جسے چاہیں، جتنا عطا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے حساب عطا فرمایا ہے۔ ارشادالٰہی ہے:

(انا اعطینك الکوثر) جو عطا فرمایا گیا، اسی پر بس نہیں، بلکہ عطائے خداوندی مسلسل جاری ہے اور بھی بہت زیادہ عطا ہونے والا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

(وللاٰخرۃ خیرلك من الاولیٰ::ولسوف یعطیك ربك فترضی)

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا
تیرے خالق حسن وادا کی قسم

کائنات عالم کے سب سے بلند اخلاق اور سب سے بڑے سخی سے طلب میں خوف کیوں ہو۔ ہم تو ادب و تعظیم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور وہ لغزشوں سے چشم پوشی فرماتے ہیں۔

کرم اے شہ عرب وعجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تونے عطا کیے ہیں جنہیں دماغ سکندری

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز شان اقدس میں یوں گوہر فشاں ہوئے:

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انساں وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

ع/ بعد ازخدا بزرگ تر توئی قصہ مختصر

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

خاتمہ

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ
وآلہ واصحابہ اجمعین

لغزش وخطا پر ضد واصرار اور شخصیت پرستی سے متعلق متعدّد کتب ورسائل میں متفرق مضامین کو رسالہ حاضرہ میں جمع کر دیا گیا ہے، تاکہ قارئین ومستفیدین کو سہولت میسر ہو۔

برصغیر کے مسلمانان اہل سنت وجماعت میں کئی سالوں سے فقہی اختلافات تھے۔ اس کے بعد اعتقادی مسائل میں بھی اختلاف ہونے لگے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ اعتقادی اختلاف کے سبب سخت شرعی حکم (ضلالت، کفر فقہی، کفر کلامی) کا حکم نافذ ہوتا ہے۔

کوئی عالم ومفتی شرعی حکم بیان کرے، یا بیان نہ کرے، شرعی حکم من جانب اللہ نافذ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اہل سنت وجماعت کے مختلف طبقات کے درمیان اتحاد کی کوئی صورت نہیں۔ جن قائلین کے اقوال وفرمودات کے سبب یہ مشکلات ومصائب درپیش ہیں، وہ نفوس عالیہ سنجیدہ غور وفکر، تلاش وتتبع اور علمائے کرام سے بات چیت کے بعد اپنے اقوال وکلمات کی تصحیح واصلاح فرمالیں۔ یہ ان کے حق میں بھلا ہوگا اور امت مسلمہ کے حق میں بھی۔

بعض لوگ اپنے تشخص وانفرادیت اور شخصی امتیاز وخصوصیت کی تعمیر وتشکیل کے واسطے بھی کچھ عجیب وغریب باتیں بیان کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایک عالم نے کچھ فرمایا تو ان سے معاصرانہ چشمک رکھنے والے الگ رائے دیتے ہیں۔ صحت وخطا کا علم وادراک دلائل میں نظر وفکر سے حاصل ہوگا۔ اعتقادی مسائل میں ہرگز بے التفاتی نہ کی جائے۔

بالفرض اگر تمام اصحاب علم وفضل بھی بے اعتنائی برتیں تو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ہم صدائیں لگاتا رہیں اور ندائیں بلند کرتے رہیں گے۔ ہم لوگ دربار اعظم کے گداگر ودریوزہ گر ہیں۔ صدابازی وندافرازی ہمارا فرض منصبی ہے۔ دنیا کا دستور ہے کہ کام کرو، اجرت پاؤ، اور کارہائے نمایاں کرو، انعامات

وتحائف پاؤ، پس ہم دونوں صورت پر عمل پیرا ہیں۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

مؤلف کے کلامی وفقہی رسائل وکتب

(1)البرکات النبویہ فی الاحکام الشرعیہ (بارہ رسائل)

(2)مسئلہ تکفیر کس کے لیے تحقیقی ہے؟(خلیل بجنوری کے نظریات کا رد)

(3)ضروریات دین کی تعریفات (ضروریات دین کی تعریفات کا تجزیہ)

(4)فرقہ وہابیہ:اقسام واحکام (مرتد فرقوں کے چار طبقات واحکام کا بیان)

(5)تحقیقات وتنقیدات (لفظ خطا سے متعلق مضامین کا مجموعہ)

(6)اعلامیہ (1443-2021)(امت مسلمہ کے نام ہدایت نامہ)

(7)معبودان کفار اور شرعی احکام (معبودان کفار کی مدح سرائی کے احکام)

(8)مناظراتی مباحث اور عقائد ونظریات (اہل قبلہ کی تکفیر پر تبصرہ)

(9)تاویلات اقوال کلامیہ (کلامی اقوال کی توضیح وتشریح)

(10)معروضات وتاثرات (رسالہ:اہل قبلہ کی تکفیر پر معروضات)

(11)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر اول)

(12)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر دوم)

(13)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر سوم)

(14)روشن مستقبل کے سنہرے خاکے (دین ومسلک کے فروغ کی تدابیر)

(15)تصاویر حیوانات:اقسام واحکام (کس تصویر کی حرمت پر اجماع ہے؟)

(16)عرفانی نظریات کے حساس مقامات (عرفان مذہب ومسلک پر تبصرہ)

(17)ہندو دھرم اور پیغمبر واوتار (مکتوب مظہری کی توضیح وتشریح)

(18)ظلم وستم اور حفاظتی تدابیر (بدمذہبوں سے میل جول کے احکام)

(19)تکفیر دہلوی اور علمائے اہل سنت وجماعت (دہلوی کی تکفیر فقہی کا بیان)

دیگر کتب ورسائل

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامیں شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہیں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آیئے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25) ایک نکاح ایسا بھی۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26) کافر سے سود۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27) میں خان تو انصاری۔ عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29) جرمانہ۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علماے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفر نامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علماے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن وسنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیاے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50)ماہ صفر کی تحقیق۔مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51)فضائل و مناقب امام حسین۔ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53)تحریرات بلال۔مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54)معارف اعلیٰ حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55)نگارشات ہاشمی۔مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56)ماہنامہ التحقیقات۔ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال وفرامین؛

کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58)زر خانۂ اشرف۔محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59)حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60)ایمان افروز تحاریر۔محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61)انبیا کا ذکر عبادت ۔ ایک حدیث کی تحقیق ۔ اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے ۔ انبیا کا ذکر عبادت ہے ...الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے ۔

(62)رشحات ابن حجر ۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے ۔

(63)تجلیات احسن (جلد 1) ۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے ۔ موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں ۔ حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے ۔

(64)درس ادب ۔ غلام معین الدین قادری

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب و احترام سکھاتی ایک کتاب ۔ قرآن و سنت اور بزرگوں کے واقعات و ارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی) ۔ محمد شعیب عطاری جلالی

یہ جناب محمد شعیب عطاری جلالی کی علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ ہے ۔

(66)حق پرستی اور نفس پرستی ۔ علامہ طارق انور مصباحی (یہ کتاب)

یہ ایک بہت علمی کتاب ہے ۔ افراط و تفریط کے شکار لوگوں کی سرکوبی کی گئی ہے اور بڑے اچھے انداز میں اعتدال کا پیغام دیا گیا ہے ۔

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE



PhonePe G Pay Paytm 9102520764

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT



E NIKAH
SABIYA
ROMAN BOOKS

/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**



About us

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog. These articles are very useful and informative.

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Topics of our books are something different and many of them are based on current affairs. Islamic scholars from different countries are sending their books to publish on our platform. We want to make this platform, the biggest virtual library for Ahle Sunnat Wa Jama'at.

(4)E Nikah Matrimonial Service

India's #1 Sunni Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. It's especially for Sunni Muslims and here we don't allow any other sect. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four womens at once, it's recommended to have more wives but nowadays it's rare because people started to dislike this beautiful Islamic culture. By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our very popular department. We are publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.Read more about us on our website,

visit : www.abdemustafa.in

AMO